مکہ مکرمہ کے کتبی علماء



تالیف: عبدالحق انصاری

فقیہِ اعظم پبلی کیشنز
دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور (اوکاڑا)

بَيْتُ الكُتُبِي بِمَكَّة المُكَرَّمَة

مکہ مکرمہ کے کتبی علماء

تالیف

عبدالحق انصاری

---ناشر---

فقیہ اعظم پبلی کیشنز، بصیر پور

ضلع اوکاڑا، اسلامی جمہوریہ پاکستان

نام کتاب	مکہ مکرمہ کے کتبی علماء
تالیف	عبدالحق انصاری
صفحات	۶۴
حروف سازی	نوری کمپوزنگ سنٹر، بصیر پور شریف (اوکاڑا)
کمپیوٹر کوڈ	E:\SAAD\HAQ1.INP
سال اشاعت	نومبر ۲۰۰۳ء
ناشر	فقیہ اعظم پبلی کیشنز، بصیر پور شریف ضلع اوکاڑا
مطبع	شرکت پرنٹنگ پریس، لاہور
قیمت	بیس روپے

--- ملنے کے پتے ---

- انجمن حزب الرحمٰن، بصیر پور ضلع اوکاڑا
- ضیاء القرآن پبلی کیشنز، گنج بخش روڈ، لاہور
- فرید بک سٹال، 38- اردو بازار، لاہور
- شبیر برادرز، 40- اردو بازار، لاہور
- بہاء الدین زکریا لائبریری، چھونبی (Chhunbi) تحصیل چوآسیدن شاہ ضلع چکوال
- مکتبہ اشرفیہ، منڈی مرید کے، ضلع شیخوپورہ
- مکتبہ قادریہ، محمود شہید روڈ، شاہدرہ، لاہور

کچھ
بیاں
اپنا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہل علم کے ہاں سند کی وقعت ہمیشہ مسلّم رہی ہے----امام مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) نے اپنی شہرۂ آفاق تصنیف صحیح مسلم کے مقدمہ میں ''ان الاسناد من الدین ......'' کے عنوان سے مستقل باب قائم کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ اسناد دین کا حصہ ہے اور امور دینیہ کے لیے سند کا ہونا ضروری ولابدی ہے----اس باب میں امام مسلم نے حضرت عبداللہ بن مبارک (م ۱۸۱ھ) کی ایک روایت نقل کی ہے، جس سے اسناد کی ضرورت وافادیت واضح ہوتی ہے-----ابن مبارک فرماتے ہیں:

الاسناد من الدین، لو لا الاسناد لقال من شاء ما شاء-----

''سند امور دین میں سے ہے، اگر سند ضروری نہ ہوتی تو ہر شخص اپنی مرضی سے دین میں من مانی باتیں کہتا پھرتا''-----

سند کی اسی اہمیت کے پیش نظر مشائخ عظام اور محدثین کرام اپنے تلامذہ و مستفیضین اور خلفاء ومریدین کو سندیں جاری کرتے رہے ہیں----

سیدی وسندی فقیہ اعظم ابوالخیر محمد نوراللہ نعیمی قادری قدس سرہ العزیز (م ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء) کو جن مشائخ کرام سے استفادہ کا موقع ملا، ان میں سند المحققین حضرت مولانا سید محمد دیدار علی شاہ الوری (م ۱۳۵۴ھ/ ۱۹۳۵ء) اور عمدۃ المفسرین شیخ المشائخ حضرت صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم

الدین مراد آبادی (م ۱۳۶۷ھ/ ۱۹۴۸ء) رحمہما اللہ تعالیٰ کے اسماء گرامی سرفہرست ہیں----- حضرت محدث الوری کے اسناد، ان کی تصنیف مقدمہ میزان الادیان میں درج ہیں، جب کہ حضرت صدر الافاضل کے اسناد ان کے ''ثبت'' میں شامل ہیں-----

حضرت فقیہ اعظم کو ان کے شیخ ومرشد اور استاذ ومربی حضرت صدر الافاضل نے اپنے اسناد کا مجموعہ اپنے دستخط ومہر کے ساتھ ۱۷-رمضان المبارک ۱۳۶۱ھ کو عنایت فرمایا----- یہ وہی ''ثبت'' (مجموعہ اسناد) ہے جو انھیں ان کے شیخ ومرشد اور استاذ گرامی شیخ الکل حضرت مولانا شاہ محمد گل علیہ الرحمہ نے عنایت فرمایا تھا----- بعد ازاں سیدی فقیہ اعظم نے یہی ''ثبت'' اپنے دستخط اور اجازت خاص سے احقر کو عنایت فرمایا-----سیدی فقیہ اعظم فرمایا کرتے تھے، یہ ''ثبت'' حضرت صدر الافاضل نے مخصوص ترین تلامذہ کو عنایت فرمایا تھا-----اس میں درج بعض اسناد نہایت نادر اور ممتاز ہیں-----

جدید وقدیم عربی لٹریچر پر نظر رکھنے والے ایک اسکالر نے جب اس ''ثبت'' کا مطالعہ کیا تو اپنے تأثرات کا یوں اظہار کیا:

> ''ثبت نعیمی'' اپنے موضوع کے اعتبار سے دنیائے عجم میں ہی نہیں عرب میں بھی نوادرات میں سے ہے۔اس میں امام احمد طحطاوی حنفی مصری (م ۱۲۱۳ھ) کی کتب فقہ و حدیث کی جو سندیں درج ہیں یہ تاحال عرب دنیا سے الگ کتابی صورت میں شائع نہیں ہوئیں۔ان کا قلمی نسخہ قاہرہ میں محفوظ ہے۔اسی طرح ''ثبت نعیمی'' میں ''ثبت الشرقاوی'' کا متن بھی عرب دنیا میں طبع نہیں ہوا اور قاہرہ میں محفوظ ہے۔''ثبت نعیمی'' کی تیسری اہمیت یہ ہے کہ پاک وہند میں یہ کتاب تب تصنیف کی گئی جب یہاں علم اسناد وروایت (تقریباً) معدوم ہو گیا تھا (اور اس طرح کے مجموعے مرتب کرنے کا رواج نہ تھا)''-----

شاہ محمد گل بڑے پائے کے عالم دین اور شیخ طریقت تھے-----افسوس کہ آپ کے مفصل حالات تو کجا، تاریخ وصال تک دستیاب نہیں ہو پائی، تاہم آپ کے ''ثبت'' اور دیگر تصانیف سے آپ کی علمیت کا اندازہ ہوتا ہے-----آپ کی ایک تصنیف ''دعائے برکت بر طعام ضیافت'' مطبوعہ برقی پریس، مراد آباد پر آپ کا اسم گرامی یوں تحریر کیا گیا ہے:

''علامہ بحر العلوم، امام المنثور والمنظوم، قدوۂ اصحاب تحقیق وعمدۂ ارباب تدقیق، استاذ الاساتذہ، فخر الجہابذۃ حضرت مولانا الحاج المولوی الشاہ محمد گل صاحب قادری قدس سرہ الولی القوی'' -----

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ رقم طراز ہیں:

''مولانا شاہ محمد گل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عارف کامل اور فاضل اجل تھے، فاضل ممدوح کے عشق ومحبت اور علمیت وفقاہت کی ایک جھلک ان کی تالیف ''ذخیرۃ العقبیٰ فی استحباب مجلس میلاد مصطفیٰ'' (۱۳۳۹ھ/۱۹۲۰ء) میں نظر آتی ہے----- آپ کا سلسلہ حدیث براہ راست حجاز مقدس سے مربوط ہے، برصغیر پاک وہند کے دوسرے سلاسل حدیث کے مقابلے میں آپ کو یہ خصوصی امتیاز حاصل ہے'' -----[تحریک آزادیٔ ہند اور السواد الاعظم، صفحہ ۴۹]

حضرت شاہ محمد گل نے شیخ محمد مکی کتبی خلوتی (م ۱۳۲۳ھ) سے حدیث، تفسیر، فقہ اور دیگر علوم اسلامیہ کے علاوہ اوراد ووظائف، مسلسلات اور کلمہ طیبہ کی سند واجازت حاصل کی، یہ تمام اسناد مطبوعہ ثبت نعیمی میں محفوظ ہیں----- اس ثبت پر ایک فاضل محقق نے تحقیق کرتے ہوئے کتبی علماء کے بارے میں ایک گراں قدر مقالہ تحریر کیا ہے، جسے اب کتابی صورت میں شائع کیا جارہا ہے-----

اللہ تعالیٰ جل وعلا فاضل محقق کو جزائے خیر سے نوازے کہ انہوں نے یہ علمی وتحقیقی مقالہ رقم کرکے برصغیر کے علمی حلقوں کو ایک عظیم روحانی وعلمی خاندان سے روشناس کرایا ہے-----

(صاحب زادہ) محمد محبّ اللہ نوری

۲۹-شعبان المعظم ۱۴۲۴ھ

✿✿✿✿✿

قال عبد الله بن المبارك: الاسناد من الدين ولولا الاسناد لقال من شاء ما شاء

وقال الامام الشافعي: الذي يطلب الحديث بلا اسند كحاطب ليل يحمل الحطب وفيه افعى وهو لا يدري

قال السروي(؟) في ثبته: معرفة الاسانيد من الدين من لم يكن له سند فهو كاللقيط

وقال بعض العلماء: السند كالسيف للمقاتل من ثبته

وقال بعضهم: انه كالسلم يصعد عليه الاسناد الى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ...

وقال الطحطاوي في ثبته: الذي لا سند له كالذي لا اب له

فہرست

و صلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ الکریم

و علیٰ آلہٖ ذوی المجد العظیم

و اصحٰبہ اولی الفضل العمیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکہ مکرمہ میں آباد جو خاندان علم کی خدمت کے ذریعے امت مسلمہ کی رہنمائی وتربیت کا فریضہ نسل در نسل انجام دیتے رہے، ان میں کُتُبــــی نام کا ایک خاندان بھی شامل ہے، جس سے تعلق رکھنے والے علماء کرام تیرہویں صدی ہجری کے وسط سے چودہویں صدی کے خاتمہ یعنی ڈیڑھ سو برس تک علم سے وابستہ رہے اوراس دوران مسجد حرم کی امامت وخطابت، تدریس، تصنیف وتالیف اور رشد وہدایت کے شعبوں میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ برصغیر پاک وہند کے اکابرین مولانا محمد گل کابلی مرادآبادی، مولانا مصطفیٰ رضا خان بریلوی اور مولانا ضیاء الدین مہاجر مدنی کے ساتھ کُتُبی علماء کے روابط بلاواسطہ استوار ہوئے۔ آئندہ سطور میں اس خاندان کے چار اہم علماء:

شیخ سید محمد بن حسین کتبی

شیخ سید محمد صالح کتبی

شیخ محمد مکی کتبی اور

شیخ سید محمد امین کتبی رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے احوال وآثار کا ایک خاکہ قارئین کی نذر ہے:

1 شیخ سید محمد بن حسین کتبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۸۰ھ)

ولادت و نام

آپ ۱۲۰۲ھ مطابق ۱۷۸۸ء کو ملک مصر میں پیدا ہوئے اور تذکرہ نگاروں نے آپ کا نام محمد حسین [۱] محمد بن حسن [۲] اور محمد بن حسین [۳] لکھا ہے، جن میں سے آخر الذکر درست ہے۔ آپ کا سلسلۂ نسب حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا ملتا ہے۔

اساتذہ و تعلیم

آپ نے ابتدائی تعلیم اور قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد جامعہ ازہر قاہرہ میں داخلہ لیا اور مروجہ تعلیم مکمل کی۔ آپ کے اساتذہ کرام کے اسماء گرامی یہ ہیں:

۞ شیخ سید احمد بن محمد بن اسماعیل طھطاوی ازہری حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۳۱ھ/ ۱۸۱۶ء) آپ ترکی کے شہر توقات میں مدفون ولی اللہ حضرت سید محمد حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نسل سے ہیں۔ آپ کے والد مصر کے شہر اسیوط سے قریب مقام طھطا میں قاضی تعینات تھے اور خود شیخ احمد طھطاوی مصر بھر میں احناف کے ''مفتیٔ اعظم'' تعینات رہے۔ آپ کی تصنیفات میں سے ''حاشیة علی الدر المختار'' اور ''حاشیة علی شرح مراقی الفلاح'' مقبول عام ہوئیں، جو قاہرہ، کلکتہ و لکھنؤ سے شائع ہوئیں [۴] شیخ سید محمد بن حسین کتبی نے آپ سے متعدد علوم بالخصوص فقہ حنفی پڑھے۔

اس موضوع کی مناسبت سے قارئین کو یاد رہے کہ شیخ احمد بن محمد طھطاوی یا طحاوی نام کی دو مشہور شخصیات ہو گزری ہیں، دونوں کے نام، ولدیت، وطن، مذہب، تصنیفات کے موضوعات اور مقام وفات میں مماثلت پائی جاتی ہے، حتیٰ کہ دونوں کی قبور بھی قاہرہ میں مزار حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملحق وسیع و عریض قرافہ نامی قبرستان میں یک جا واقع ہیں۔ ان مشترکہ اوصاف و علامات کی بنا پر ڈاکٹر احمد خان مقیم اسلام آباد نے اپنی کتاب میں ان دونوں کے آثار و تذکرہ کو گڈ مڈ کر دیا ہے [۵] ان میں سے ایک شیخ احمد بن محمد طحاوی ۲۳۹ھ مطابق ۸۵۳ء میں پیدا ہوئے اور ۳۲۱ھ مطابق ۹۳۳ء کو وفات پائی اور شـــــرح

معانی الآثار، عقیدة الطحاوی، مختصر الطحاوی ان کی مشہور تصنیفات ہیں، جو ہندوستان سے شائع ہوئیں[٦] جب کہ دوسرے شیخ احمد بن محمد طھطاوی تیرہویں صدی ہجری میں ہوگزرے ہیں، جو شیخ سید محمد بن حسین کتبی کے استاد تھے، یوں ان دونوں فقہاء احناف کے درمیان آٹھ صدیاں حائل ہیں۔ ڈاکٹر احمد خان کا ''حاشیة الدر المختار'' کو اول الذکر کی تصنیف قرار دینا درست نہیں۔ حق یہ ہے کہ شیخ شمس الدین محمد بن عبداللہ المعروف بہ خطیب تمرتاشی غزی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ١٠٠٤ھ/١٥٩٦ء) نے دسویں صدی ہجری کے آخر میں فقہ حنفی پر کتاب ''تنویر الابصار'' تصنیف کی[٧] اور شیخ محمد بن علی المعروف بہ علاء الدین حصکفی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ١٠٨٨ھ/١٦٧٧ء) نے اس کی شرح بنام ''الدر المختار فی شرح تنویر الابصار'' لکھی[٨] پھر شیخ سید محمد بن حسین کتبی کے استاد شیخ احمد طھطاوی نے اس پر ''حاشیة الدر المختار'' لکھا۔ لہٰذا ''درمختار'' جو گیارہویں صدی ہجری میں تصنیف کی گئی اس پر چوتھی صدی میں حاشیہ لکھنا کیوں کر ممکن ہے، جیسا کہ ڈاکٹر احمد خان نے خیال کیا۔

معلوم رہے کہ آئندہ دنوں میں اسی نام کے تیسرے عالم شیخ سید احمد بن محمد بن رافع طھطاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ١٣٥٥ھ/١٩٣٦ء) ہوئے، وہ بھی فقیہ حنفی و صاحب تصانیف تھے اور انہوں نے بھی قاہرہ میں وفات پائی، ان کی تصنیفات میں ''بلوغ السول بتفسیر لقد جاء کم رســـــول'' وغیرہ کتب ہیں[٩] اور ان تینوں اکابرین میں تمیز یوں رکھی گئی کہ یہ بالترتیب احمد طحاوی، احمد طھطاوی اور احمد رافع طھطاوی کے مخصوص ناموں سے جانے گئے۔

۞ شیخ حسن بن درویش قُوَیسنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ١٢٥٤ھ/١٨٣٨ء)

آپ نابینا لیکن دل روشن تھا اور اپنے دور میں مذہب امام شافعی میں حجت اور ''برهان الدین قویسنی شافعی'' کے لقب سے مشہور تھے۔ آپ کی علم فرائض وغیرہ علوم پر شرح متن السلم ودیگر تصانیف ہیں۔ ١٢٥٠ھ سے ١٢٥٤ھ تک ازہر یونی ورسٹی کے وائس چانسلر رہے۔ صاحب نزهة الفکر نے آپ کی چند کرامات ذکر کی ہیں۔ آخر عمر میں شیخ قویسنی پر حالت جذب طاری رہی۔ مصر کے حکمران محمد علی پاشا آپ کے گہرے عقیدت مند تھے۔ آپ کے شاگردوں میں شیخ سید محمد بن

حسین کتبی اور امام العصر شیخ ابراہیم باجوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسی شخصیات شامل ہیں۔[۱۰]

✪ شیخ محمد بن احمد بن عرفہ دسوقی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۳۰ھ/ ۱۸۱۵ء) آپ جامعہ از ہر کے اہم مدرس، ماہر لغت، قصیدہ بردہ کی شرح ''محلی'' کے محشی۔ آپ کی تصنیفات میں سے ''حاشیة علی مغنی اللبیب'' اور ''حاشیة علی السعد التفتازانی'' مطبوع ومتداول ہیں۔[۱۱]

✪ شیخ محمد بن شافعی فضالی شافعی ازہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۳۶ھ/ ۱۸۲۰ء) صاحب ''کفایة العوام''، شیخ سید محمد بن حسین کتبی کے علاوہ شیخ الازہر ابراہیم باجوری کے استاد۔[۱۲]

✪ شیخ محمد بن محمد سنباوی ازہری المعروف بہ امیر کبیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۱۵۴ھ-۱۲۳۲ھ/ ۱۷۴۲ء-۱۸۱۷ء) مصر کے مشہور فقیہ مالکی، مسند، ماہر لغت، مفسر جو سنبو میں پیدا ہوئے اور قاہرہ میں وفات پائی۔ سلسلہ شاذلیہ سے وابستہ، آپ نے متعدد کتب پر حواشی لکھے، جن میں سے چند مطبوع ہیں، ان میں ابن ہشام کی مغنی اللبیب وغیرہ کا حاشیہ اہم ہیں۔ مکتبہ حرم مکی میں آپ کی چھ تصنیفات اور مکتبہ مکہ مکرمہ میں گیارہ کے قلمی نسخے محفوظ ہیں، جن میں ''حاشیة علی الحکم العطائیة'' وغیرہ کتب شامل ہیں۔ شیخ محمد بن حسین کتبی نے آپ سے علم حدیث اخذ کیا نیز دلائل الخیرات کی اجازت حاصل کی۔[۱۳]

✪ شیخ محمد بن محمد بن محمد سنباوی المعروف بہ امیر صغیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۲۵۳ھ/ ۱۸۳۷ء میں زندہ تھے) اوّل الذکر یعنی امیر کبیر کے فرزند جو اپنے والد کی طرح مصر کے مشہور مالکی فقہاء میں سے ہوئے۔ آپ کی تصنیفات میں جشن میلاد النبی ﷺ پر شیخ احمد دردیر خلوتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصنیف پر حاشیہ وغیرہ کتب ہیں۔[۱۴]

✪ شیخ محمد .... سید صالح البانی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، شیخ محمد بن حسین کتبی نے ۱۲۲۷ھ کو آپ سے مختلف علوم اخذ کیے۔[۱۵]

بیعت و خلافت

شیخ سید محمد بن حسین کتبی نے جامعہ ازہر قاہرہ میں مذکورہ بالا سات اکابر علماء و مشائخ سے

مختلف علوم اخذ کرنے کے علاوہ عارف کامل و عالم باعمل شیخ احمد بن محمد صاوی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سلسلہ احمدیہ خلوتیہ میں بیعت وتربیت کے بعد خلافت پائی۔

خلوتیہ شجرۂ طریقت

امام الصوفیہ شیخ ابونجیب عبد القاہر بن عبد اللہ سہروردی بغدادی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۵۶۳ھ/ ۱۱۶۸ء) کی ذات بابرکات سے تصوف اسلامی کو بھرپور فروغ ملا۔ لہٰذا آج کی اسلامی دنیا میں رائج بہت سے سلاسل صوفیہ کی اسانید آپ تک پہنچتی ہیں۔ آپ کے بھتیجا وصاحب عوارف المعارف شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر بن محمد سہروردی شافعی بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۶۳۲ھ/ ۱۲۳۴ء) سے منسوب سلسلہ سہروردیہ اور شیخ نجم الدین احمد بن عمر کبریٰ شہید خوارزمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۶۱۸ھ/ ۱۲۲۱ء) سے منسوب سلسلہ کبرویہ نیز مولانا جلال الدین قونوی رومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۶۷۲ھ/ ۱۲۷۳ء) سے منسوب سلسلہ مولویہ اور شیخ نعمان الفروی المعروف بہ الحاج بیرام ولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے منسوب سلسلہ جلوتیہ کے علاوہ شیخ محمد بن نور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سلسلہ خلوتیہ، ان سب کا شجرہ طریقت حضرت ابونجیب سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے جاملتا ہے۔ [۱۶]

سلسلہ خلوتیہ کو ملک مصر میں بھرپور پذیرائی ملی اور خاص وعام نے اس سے وابستگی اختیار کی اور اس کے چار مشائخ عظام، شیخ محمد بن سالم حفناوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۸۱ھ/ ۱۸۶۸ء)، شیخ احمد بن موسیٰ عروسی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۰۸ھ/ ۱۷۹۴ء)، شیخ عبد اللہ شرقاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۲۷ھ/ ۱۸۱۲ء) اور شیخ احمد زین بن علی احمد دمہوجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۴۶ھ/ ۱۸۳۱ء) ملک کے سب سے اہم دینی منصب شیخ الازہر یعنی ازہر یونی ورسٹی قاہرہ کے وائس چانسلر تعینات رہے۔ [۱۷]

چنانچہ شیخ سید محمد بن حسین کتبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسی سلسلہ میں روحانی منازل طے کیں اور پھر اپنے دور کے اہم خلوتی مشائخ میں سے ہوئے، آپ کا شجرہ طریقت یہ ہے [۱۸]:

۞ شیخ ابونجیب عبد القاہر بن عبد اللہ سہروردی بغدادی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۵۶۳ھ/ ۱۱۶۸ء)

✡ شیخ قطب الدین محمد بن ابہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۵۹۰ھ/۱۱۹۴ء تقریباً)[۱۹]

✡ شیخ رکن الدین ابوالغنائم محمد بن فضل زنجانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۶۱۵ھ/۱۲۱۸ء تقریباً)[۲۰]

✡ شیخ شہاب الدین محمد بن محمود تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۶۲۹ھ/۱۲۳۲ء تقریباً)

✡ شیخ جلال الدین تبریزی المعروف بہ ابن صیدلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۶۴۰ھ/۱۲۴۲ء)

✡ شیخ تاج الدین ابراہیم زاہد گیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۷۰۰ھ/۱۳۰۰ء تقریباً)

✡ شیخ محمد بن نور خوارزمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۶۶۵ھ/۱۲۶۷ء تقریباً)

خلوتی سلسلہ آپ سے منسوب ہے۔ آپ جب ذکر کیا کرتے تو آپ کی آواز چار فرسخ تک پہنچتی۔

✡ شیخ عمر خلوتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۷۳۰ھ/۱۳۳۰ء تقریباً)

✡ شیخ محمد بیرام خلوتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۷۸۰ھ/۱۳۷۸ء تقریباً)

✡ شیخ الحاج عز الدین شروانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۸۱۵ھ/۱۴۱۲ء) آپ کا مزار قوقاز میں شاخی کے دروازہ میر علی کے قریب واقع ہے۔

✡ شیخ صدر الدین عمر خیاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۸۳۲ھ/۱۴۲۹ء تقریباً)

قوقاز کے شہر شروان کے قریب دو جڑواں گاؤں خیاوہ مشکی کے باشندے۔ آپ کا مزار شاخی کے نواح میں ہے۔

✡ شیخ سید یحییٰ جلال الدین بن سید بہاء الدین شروانی باکوی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۸۶۷ھ/۱۴۶۳ء) شاخی شہر میں پیدا ہوئے اور قوقاز کے ساحلی شہر باکو میں مزار واقع ہے، آپ کی متعدد تصنیفات ہیں، جن میں سے ''ورد الستار'' مقبول عام ہوئی اور اس کی متعدد شروح لکھی گئیں۔[۲۱]

✡ شیخ محمد بہاء الدین ارزنجانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۸۷۹ھ/۱۴۷۴ء)

آپ ارزنجان کے قریب مقام کثر یلچ میں پیدا ہوئے اور ارزنجان شہر کی مرکزی مسجد کے

قریب مزار واقع ہے۔آپ کی تصنیفات میں سے ''مقامات العارفین و معارف السالکین'' کا قلمی نسخہ مکتبہ مراد یہ از میر میں موجود ہے۔[۲۲]

✪ شیخ محمد جمال المعروف بہ خلیفہ چلپی سلطان اقسرائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۸۹۹ھ/۱۴۹۴ء) آپ ترکی کے شہر اماسیہ میں پیدا ہوئے اور مرشد کے حکم پر دارالخلافہ استنبول میں خانقاہ قائم کی۔خلیفہ عثمانی نے آپ کو چالیس مریدین کے ہمراہ حج و زیارت اور وہاں پر دعا کے لیے حجاز مقدس روانہ کیا تو آپ نے راستہ میں تبوک میں وفات پائی۔آپ کی بیس کے قریب تصنیفات ہیں۔[۲۳]

✪ شیخ خیرالدین توقادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۹۴۰ھ/۱۵۳۳ء)

ترکی کے شہر توقاد کے باشندے جو قونرا پا شہر جس کا نیا نام دوزجہ ہے، وہاں مقیم رہے اور اسکدار میں مزار واقع ہے۔[۲۴]

✪ شیخ شعبان قسطمونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۹۷۶ھ/۱۵۶۸ء)

آپ صوبہ قسطمونی ترکی کے گاؤں طاش کبریٰ کے باشندے تھے اور سلسلہ شعبانیہ خلوتیہ آپ سے جاری ہوا۔مصر کے شاہی خاندان خدیویہ کے ایک فرد محمود سری پاشا جرکسی نے تقریباً ۱۳۱۲ھ میں قسطمونی میں واقع آپ کے مزار کو نئے سرے سے تعمیر کرایا۔[۲۵]

✪ شیخ محی الدین قسطمونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۰۰ھ/۱۵۹۲ء تقریباً)

اپنے مرشد شیخ شعبان کے پہلو میں دفن ہیں۔[۲۶]

✪ شیخ عمر فوادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۴۶ھ/۱۶۳۶ء)

شیخ شعبان کے احاطہ مزار میں قبر واقع ہے۔چند تصنیفات ہیں، جن میں سے ''مناقب الشیخ شعبان الولی'' ۱۲۹۳ھ میں شائع ہوئی۔[۲۷]

✪ شیخ اسماعیل چورومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۷۰ھ/۱۶۶۰ء تقریباً)

ترکی کے مقام چوروم کے باشندے اور دمشق میں مزار سیدنا بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے احاطہ میں قبر واقع ہے۔[۲۸]

✪ شیخ علی علاء الدین عربکیری المعروف بہ علی قراباش ولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۹۷ھ/۱۶۸۶ء) ترکی کے مقام عربکیر کے باشندے، جنہوں نے دارالخلافہ استنبول میں

تعلیمات تصوف کی خوب اشاعت کی۔ متعدد تصنیفات ہیں اور سلسلہ قراباشلیہ خلوتیہ آپ سے جاری ہوا۔[۲۹]

✡ شیخ مصطفیٰ معنوی بن علی قراباش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۱۴ھ/ ۱۶۰۵ء)

عثمانی خلیفہ سلطان محمد چہارم آپ کے گہرے عقیدت مند تھے، چنانچہ آپ مذکورہ خلیفہ کی وفات ۱۱۰۴ھ تک ان کے پاس اَدرنہ میں مقیم رہے اور رشد و ہدایت کا سلسلہ جاری رکھا پھر استنبول منتقل ہو گئے اور وہیں وفات پائی۔ آپ کے خلفاء کی تعداد چار سو چالیس کے قریب ہے۔[۳۰]

✡ شیخ عبد اللطیف بن حسام الدین حلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۲۱ھ/ ۱۷۰۹ء) شام کے شہر حلب میں پیدا ہوئے اور دمشق میں مزار واقع ہے۔ آپ کے حالات پر آپ کے خلیفہ شیخ مصطفیٰ البکری نے کتاب تصنیف کی۔[۳۱]

✡ شیخ مصطفیٰ بن کمال الدین البکری صدیقی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۶۲ھ/ ۱۷۴۹ء) دمشق میں پیدا ہوئے اور قاہرہ میں وفات پائی۔ دو سو بائیس کتب کے مصنف۔[۳۲]

✡ شیخ محمد بن سالم حفناوی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۸۱ھ/ ۱۷۶۸ء)

مصر کے گاؤں حفنہ میں پیدا ہوئے، جامعہ از ہر قاہرہ کے استاد، چند تصنیفات ہیں۔ آپ کے احوال پر آپ کے شاگردوں شیخ حسن مالکی شمہ اور شیخ محمد دمنھوری حلباوی نے کتب تصنیف کیں۔[۳۳]

✡ شیخ احمد بن محمد دردیر مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۰۱ھ/ ۱۷۸۶ء)

جامعہ از ہر قاہرہ میں مدرس، مفتی مالکیہ، مجدد، متعدد تصنیفات ہیں۔ سلسلہ احمدیہ خلوتیہ آپ سے منسوب ہے۔[۳۴]

✡ شیخ احمد بن محمد صاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۴۱ھ/ ۱۸۲۵ء)

مصر کے مشہور فقیہ مالکی، مفسر، تفسیر جلالین پر آپ کا حاشیہ مطبوع و متداول ہے۔ امام بوصیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نعتیہ قصیدہ ہمزیہ کے شارح، جس کے قلمی نسخے مکتبہ حرم مکی و قومی کتب خانہ قاہرہ میں محفوظ ہیں۔ نیز شیخ احمد دردیر کی بعض تصنیفات پر حواشی لکھے۔ مدینہ منورہ میں وفات پائی۔[۳۵]

ہجرت

عارف باللہ شیخ سید محمد بن حسین کتبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرشد گرامی شیخ احمد صاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے سید محمد کتبی کی تربیت بطور خاص اس نہج پر کی ہے کہ وہ اہل حرمین شریفین کی تربیت و رہ نمائی کر سکیں، لیکن خود سید محمد کتبی نے مرشد کی قربت کے علاوہ اپنے والد گرامی کی خدمت کے مقاصد کو پیش نظر رکھا تا آں کہ شیخ احمد صاوی حج و زیارت کے لیے گئے تو مدینہ منورہ میں وفات پائی اور چند برس بعد ۱۴- صفر ۱۲۵۴ھ کو سید کتبی کے والد گرامی نے بھی انتقال کیا، تب آپ نے افراد خانہ سمیت حرمین شریفین کی راہ لی اور حج و زیارت کی ادائیگی کے بعد مکہ مکرمہ مقیم ہو گئے اور وہاں حکومت کی طرف سے مستقل قیام کی اجازت کے لیے ایک درخواست لکھ کر دارالخلافہ استنبول روانہ کی اور خود وہیں پر اس کے جواب کا انتظار کرنے لگے۔ اب وہ لمحہ آ گیا تھا کہ آپ کے مرشد گرامی کی آرزو پوری ہو اور اہل حرمین شریفین آپ سے فیض یاب ہوں، چنانچہ کوئی قانون آڑے نہیں آیا اور حکومت نے آپ کو مکہ مکرمہ میں مستقل سکونت کی اجازت کے علاوہ اعلیٰ دینی مناصب پیش کیے۔ ایک قول ہے کہ آپ نے ۱۲۵۵ھ/ ۱۸۳۹ء کو جب کہ دوسرے کے مطابق ۱۲۵۸ھ میں ہجرت اختیار کی۔ اکثر تذکرہ نگاروں نے اول الذکر سال کو ترجیح دی ہے۔

عملی زندگی

ہجرت سے قبل آپ جامعہ ازہر قاہرہ میں استاذ تعینات تھے اور وہاں طلباء و مریدین کا وسیع حلقہ تھا اور آپ درس و تدریس نیز رشد و ہدایت میں مصروف تھے اور جب مکہ مکرمہ پہنچے تو مسجد حرم میں مدرس کے طور پر علم کی خدمت کا سلسلہ آگے بڑھایا، پھر ''مفتی احناف'' کا منصب جلیل آپ کے سپرد کیا گیا۔

مفتیٔ احناف کا منصب

مفتی احناف مکہ مکرمہ کے منصب کو سلطنت اسلامیہ میں کیا حیثیت حاصل تھی، یہ کب تشکیل پایا، اس پر کون سے علماء کرام تعینات رہے، خطہ ہند کے علماء و مشائخ سے ان مفتیان کرام کے تعلق و روابط کی کیا نوعیت تھی، اس دوران مکہ مکرمہ شہر کن ممالک کی حدود

میں شامل رہا؟ اس بارے میں مختصر معلومات یہاں پیش ہیں۔ یہ منصب عثمانی حکومت کے آغاز پر تشکیل دیا گیا اور پھر جب تک اس کی حیثیت باقی رہی، یہ مقدس خطہ حسب ذیل حکمران خاندانوں کے عہد سے گزرا:

۞ پہلا عثمانی عہد: یہ ۹۲۳ھ/ ۱۵۱۷ء سے ۱۲۲۰ھ/ ۱۸۰۶ء تک کے عرصہ پر محیط تھا جس دوران خلافت عثمانیہ کا دارالحکومت استنبول میں واقع تھا۔

۞ پہلا سعودی عہد: ۱۲۲۰ھ/ ۱۸۰۶ء سے ۱۲۲۸ھ/ ۱۸۱۳ء تک مکہ مکرمہ پر نجد کا ال سعود خاندان قابض رہا، جس دوران ان کا آبائی گاؤں درعیہ دارالحکومت تھا۔

۞ دوسرا عثمانی عہد: ۱۲۲۸ھ/ ۱۸۱۳ء سے ۱۳۳۴ھ/ ۱۹۱۶ء تک یہ شہر مقدس پھر سے خلافت عثمانیہ میں شامل رہا۔

۞ ہاشمی عہد: ۱۳۳۴ھ/ ۱۹۱۶ء سے ۱۳۴۳ھ/ ۱۹۲۴ء تک وہاں پر اردن کے موجودہ شاہی خاندان کی حکمرانی رہی اور مکہ مکرمہ ہی ان کا دارالحکومت تھا۔

خلافت عثمانیہ ایک عظیم الشان اسلامی سلطنت تھی، اس کی حدود تین براعظم افریقہ، ایشیا و یورپ تک پھیلی ہوئی تھیں اور اس وسیع وعریض سلطنت میں دینی شعبہ کو احسن طریقہ سے فعال رکھنے کے لیے ملک کے تمام بڑے شہروں میں جو مناصب مقرر کیے گئے تھے، انہی میں ایک ''مفتی'' کا منصب تھا۔ اس ضمن میں ملک کے دیگر مقامات کے برعکس مکہ مکرمہ میں چاروں فقہی مذاہب سے بیک وقت ایک ایک مفتی مقرر کیے جاتے تھے اور ملک بھر میں رائج اس نظام میں ''مفتی احناف مکہ مکرمہ'' کی حیثیت سب پر فوقیت رکھتی تھی اور وہ ملک کے مفتی اعظم ہوتے تھے۔ ان مفتیانِ کرام کے جاری کردہ فتاویٰ، نیز ان کی آراء کو حکومتی حلقوں، عدالت اور اسلامی دنیا میں بڑی اہمیت و وقار حاصل تھا اور ملک بھر کے جملہ مذہبی ادارے ''شیخ الاسلام'' نامی منصب کے تحت کام کرتے تھے، جو دارالخلافہ استنبول میں رہتے۔

ان دنوں ملک مصر عثمانی حدود میں شامل تھا اور غلاف کعبہ ہر سال مصر میں تیار کر کے حج کے ایام میں ایک عظیم الشان جلوس کے ہمراہ مکہ مکرمہ لایا جاتا، جس کے ساتھ ایک خلعت فاخرہ بھی لائی جاتی، جو اس جلوس کے قائد اور گورنر مکہ مکرمہ اس وقت کے ''مفتی احناف'' کو پہناتے۔ [۳۶]

اس منصب پر ۹۲۳ھ سے ۱۳۴۳ھ تک مختلف اوقات میں جو علماء کرام تعینات رہے وہ اپنے دور کے جلیل القدر فقہاء، محدثین، مفسرین اور صوفیاء میں سے ہوئے۔ ذیل میں ان سب کے اسماء گرامی درج ہیں اور حاشیہ میں ان کتب کی نشان دہی کر دی گئی ہے، جن میں ان کے احوال و آثار مذکور ہیں:

۞ شیخ محمد قطب الدین بن احمد علاء الدین نہروالی نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۹۱۷ھ-۹۹۰ھ/ ۱۵۱۱ء-۱۵۸۲ء) اولین مفتی احناف، احمد آباد صوبہ گجرات ہندوستان کے باشندے لیکن لاہور میں پیدا ہوئے اور بچپن میں والد گرامی کے ہمراہ مکہ مکرمہ ہجرت کی۔ الاعلام فی اخبار بیت اللہ الحرام المعروف بہ تاریخ قطبی، مطبوع اور البرق الیمانی فی الفتح العثمانی، مطبوع کے مصنف، شیخ ابن دبیع زبیدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شاگرد۔[۳۷]

۞ شیخ جار اللہ بن امین الدین ظہیرہ مخزومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۹۸۶ھ/ ۱۵۷۸ء) صاحب فتاویٰ ابن ظھیرۃ، مخطوط مخزونہ مکتبہ اوقاف بغداد، مکتبہ جامعہ ازہر قاہرہ و میونخ لائبریری جرمنی، و الجامع اللطیف فی فضل مکۃ و اھلھا و بناء البیت الشریف، مطبوع۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ کے فرزند شیخ علی بن جار اللہ ظہیرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شاگردی اختیار کی۔[۳۸]

۞ شیخ عبدالکریم بن محب الدین قطبی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۹۶۱ھ-۱۰۱۴ھ/ ۱۵۵۴ء-۱۶۰۵ء) اول الذکر کے بھتیجا، احمد آباد میں پیدا ہوئے اور بچپن میں اپنے والد کے ہمراہ مکہ مکرمہ ہجرت کی، علامہ ابن حجر ہیتمی مکی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شاگرد۔[۳۹]

۞ شیخ اکمل الدین بن عبدالکریم قطبی شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۹۸۸ھ-۱۰۱۹ھ/ ۱۵۸۰ء-۱۶۱۱ء) آخر الذکر مفتی کے فرزند۔[۴۰]

۞ شیخ عبدالرحمٰن بن عیسیٰ عمری مرشدی شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۹۷۵ھ-۱۰۳۷ھ/ ۱۵۶۷ء/ ۱۶۲۸ء) صاحب تصانیف عدیدہ، شیخ سید غضنفر گجراتی نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نیز مولانا حمید الدین سندھی مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شاگرد۔[۴۱]

✿ شیخ حنیف الدین بن عبد الرحمٰن مرشدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۱۷ھ-۱۰۶۷ھ/ ۱۶۰۸ء-۱۶۵۷ء) مولانا رحمت اللہ سندھی مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دو تصنیفات کے شارح۔[۴۲]

✿ شیخ محمد ابو عبد اللہ الملقب بہ عبد العظیم بن ملا فروخ موروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۹۹۶ھ-۱۰۶۱ھ/ ۱۵۸۸ء-۱۶۵۱ء) ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نیز شیخ سید صبغت اللہ حسینی بروجی گجراتی شطاری مہاجر مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شاگرد جب کہ آخر الذکر کے بھتیجا شیخ سید محمد بن عبد الرحمٰن بیجا پوری مہاجر مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے استاد۔[۴۳]

✿ شیخ ابراہیم بن حسین بیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۰۲۰ھ-۱۰۹۹ھ/ ۱۶۱۱ء-۱۶۸۸ء) مولانا رحمت اللہ سندھی کی تصنیفات المناسک کے شارح، صاحب تصانیف کثیرہ۔[۴۴]

✿ شیخ امام الدین بن احمد بن عیسیٰ مرشدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۸۵ھ/ ۱۶۷۴ء) عارف باللہ شیخ سید عبد الرحمٰن مجوب مکناسی مغربی مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اہم خلیفہ۔[۴۵]

✿ شیخ سید صادق بن احمد بادشاہ حسینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۹۷ھ/۱۶۸۶ء) صاحب تصانیف۔[۴۶]

✿ شیخ عبد اللہ بن محمد عبد العظیم فروخ موروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۹۰ھ/ ۱۶۷۹ء تقریباً) آپ نے ۱۰۸۷ھ میں علامہ تمرتاشی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصنیف ''فتاویٰ الغزی التمرتاشی'' کا ایک نسخہ اپنے لیے کتابت کرایا تھا، یہی نسخہ آئندہ دور میں ہندوستان میں مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ذاتی ذخیرہ کتب میں محفوظ تھا، جس پر مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تحقیق و تصحیح و تخریج کا کام انجام دے کر اسے مطبع اہل سنت بریلی سے ۱۳۳۲ھ میں شائع کرایا۔[۴۷]

✿ شیخ عبد اللہ بن شمس الدین عتاقی زادہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۰۴۵ھ-۱۱۰۸ھ/ ۱۶۳۵ء-۱۶۹۷ء) صاحب فتاویٰ عتاقی، نیز مکتوبات امام ربانی کی بعض عبارات پر کیے گئے اعتراضات کے جواب میں ایک رسالہ تصنیف کیا، جو مطبوع ہے۔[۴۸]

✿ شیخ عبد القادر بن ابو بکر صدیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۰۸۰ھ-۱۱۳۸ھ/ ۱۶۶۹ء-۱۷۲۵ء) مجموعہ فتاویٰ تین جلدوں میں ہے، صاحب تصانیف کثیرہ، مولانا محمد ہاشم ٹھٹھوی سندھی

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے استاد۔[۴۹]

۞ شیخ یحییٰ بن عبد القادر صدیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۴۱ھ/ ۱۷۲۸ء)

اورینٹل لائبریری بانکی پور میں آپ کی تصنیف طارف المجد و تالاہ ،فی مدح به السیر الوالد و والده کا قلمی نسخہ محفوظ ہے۔[۵۰]

۞ شیخ تاج الدین بن عبدالمحسن قلعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۴۹ھ/ ۱۷۲۸ء)

علوم حدیث وفقہ پر کتب کے مصنف، نیز شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے استاد۔[۵۱]

۞ شیخ عبدالمنعم بن تاج الدین قلعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۷۴ھ/ ۱۷۶۱ء)

صاحب حاشية على شرح العينى على متن الكنز جوحجاز مقدس میں متداول رہا۔[۵۲]

۞ شیخ علی بن عبدالقادر صدیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۸۷ھ/۱۷۷۳ء)۔[۵۳]

۞ شیخ عبدالقادر بن یحییٰ بن عبدالقادر صدیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۹۱ھ/ ۱۷۷۷ء) مسند حجاز شیخ حسن بن علی عجیمی مکی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نواسہ۔[۵۴]

۞ شیخ عبد الملک بن عبدالمنعم بن تاج الدین قلعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۲۸ھ/۱۸۱۳ء) مجموعہ فتاویٰ تین جلدوں میں ہے، کنز الدقائق کے شارح۔[۵۵]

۞ شیخ عمر بن عبد الکریم بن عبد الرسول عطار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۱۸۵ھ-۱۲۴۷ھ/ ۱۸۳۱ء-۱۸۳۱ء) شاہ اسحاق دہلوی مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، مولانا علی بن احمد گوپاموی المعروف بہ ارتضا علی خان مدراسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، مولانا محمد حیدر لکھنوی حیدرآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، مولانا محمد اکرم لاہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے استاد۔[۵۶]

۞ شیخ عبدالحفیظ بن درویش بن محمد بن حسن عجیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۴۶ھ/ ۱۸۳۰ء) صاحب فتاویٰ عجیمیہ، علامہ سید محمد مرتضی بلگرامی زبیدی مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نیز مولانا محمد ہاشم ٹھٹھوی کے شاگرد اور شاہ اسحاق دہلوی و مولانا محمد حیدر لکھنوی کے استاد۔[۵۷]

۞ شیخ عبداللہ بن محمد محجوب میرغنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۷۳ھ/ ۱۸۵۷ء)

صوفیاء کا سلسلہ میرغنیہ آپ سے جاری ہوا۔[۵۸]

۞ شیخ سید محمد بن حسین کتبی خلوتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۞ شیخ جمال بن عبداللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۸۴ھ/ ۱۸۶۸ء)

صاحب فتاویٰ جمالیہ، مولانا عبدالقادر بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، مولانا عبیداللہ بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، مولانا عبدالحلیم لکھنوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، مولانا برہان الحق انصاری لکھنوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور مفتی سعداللہ مرادآبادی کے استاد۔[۵۹]

۞ شیخ عبدالرحمٰن بن عبداللہ سراج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۲۴۹ھ-۱۳۱۴ھ/ ۱۸۳۳ء-۱۸۹۶ء) صاحب فتاویٰ ضوء السراج، مولانا رحمت اللہ کیرانوی مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شاگرد، مولانا نور احمد امرتسری نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور مولانا احمد رضا خان بریلوی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے استاد۔[۶۰]

۞ شیخ سید احمد بن عبداللہ میر غنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۲۴۰ھ/ ۱۸۲۵ء۔سن وفات کہیں مذکور نہیں تاہم ۱۲۹۸ھ میں یہ منصب سنبھالا)، شیخ عبدالستار بن عبدالوہاب دہلوی مکی کے استاد۔[۶۱]

۞ شیخ عباس بن جعفر صدیق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۲۴۱ھ-۱۳۲۰ھ/ ۱۸۲۵ء-۱۹۲۰ء) شیخ عبدالستار دہلوی کے استاد۔[۶۲]

۞ شیخ عبداللہ بن عباس بن جعفر صدیق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۲۷۰ھ-۱۳۲۵ھ/ ۱۸۵۴ء-۱۹۰۷ء) مولانا احمد رضا خان بریلوی سے ملاقات ہوئی۔[۶۳]

۞ شیخ محمد صالح بن صدیق کمال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۲۶۳ھ-۱۳۳۲ھ/ ۱۸۴۷ء-۱۹۱۴ء) صاحب تصانیف، مولانا رحمت اللہ کیرانوی کے شاگرد، مولانا غلام دستگیر قصوری لاہوری نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصنیف تقدیس الوکیل کے مقرظ، مولانا احمد رضا خان بریلوی کے شاگرد و خلیفہ، نیز ان کی تین تصنیفات کے مقرظ۔[۶۴]

۞ شیخ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ سراج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۲۹۶ھ-۱۳۶۸ھ/ ۱۸۷۹ء-۱۹۴۸ء) فاضل بریلوی کی تصنیف الدولۃ المکیۃ کے مقرظ۔ مولانا محمد عبدالعلیم صدیقی میرٹھی مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے استاد۔[۶۵]

۱۳۴۳ھ میں مفتی شیخ عبداللہ سراج ایک کانفرنس میں شرکت کے لیے قاہرہ گئے ہوئے تھے کہ آل سعود خاندان نے ایک صدی بعد پھر سے مکہ مکرمہ و پورے حجاز مقدس پر قبضہ کر کے اسے مملکت سعودی عرب میں شامل کرلیا اور وہاں پر چار صدیوں سے رائج یہ نظام یک سر موقوف کردیا اور اختلاف عقیدہ کی بنا پر بعض اکابر علماء مکہ کے قتل تک سے گریز نہیں کیا۔ ان حالات میں شیخ عبداللہ سراج نے قاہرہ سے عمان کی راہ لی، جہاں اردن کے وزیر اعظم بنائے گئے اور پھر عمر بھر لوٹ کر وطن نہیں گئے، حتی کہ وہیں پر وفات پائی۔ اس طرح آپ تیسویں و آخری مفتی احناف ثابت ہوئے۔ ادھر سعودی حکومت نے مکہ مکرمہ کی علمی و مرکزی حیثیت ختم کردی اور مفتی اعظم کا منصب تشکیل دے کر ان کا دفتر اپنے نئے دار الحکومت ریاض میں بنایا اور اس پر نجد کے وہابی علماء تعینات کیے جانے لگے اور یہ سلسلہ اب تک جاری ہے۔

شیخ کتبی بحیثیت مفتی احناف

۱۲۶۴ھ/ ۱۸۴۸ء کا واقعہ ہے کہ عثمانی خلیفہ نے سلطان عبدالمجید خان (۱۲۳۷ھ-۱۲۷۷ھ/ ۱۸۲۲ء-۱۸۶۱ء) گورنر مکہ مکرمہ سید محمد بن عبدالمعین بن عون حسنی [٦٦] اور ان کے بیٹوں کو ایک لشکر کی قیادت سونپ کر خطہ نجد و عسیر اور یمن میں برپا شورش ختم کرنے کی مہم پر روانہ کیا اور ساتھ ہی صوبہ حجاز کے گورنر حسیب پاشا کو حکم دیا کہ وہ ان کی واپسی تک مکہ مکرمہ کے انتظامی امور بھی اپنے پاس رکھیں۔ اس پر پاشا نے وہاں پر مفتیان مذاہب اربعہ کے مناصب پر کام کرنے والے علماء کی مجلس تشکیل دے کر ان کی مدد سے اس شہر مقدس کا انتظام و انصرام جاری رکھا۔ ان دنوں شیخ سید عبد اللہ بن محمد محجوب میر غنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مفتی احناف تھے۔ ۱۲۶۵ھ میں گورنر پاشا نے مکہ مکرمہ میں حکومت کی وقف اراضی سے متعلق ایک علمی گھرانہ کی شخصیت سید عبداللہ بن عقیل شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ [٦٧] کے مقدمہ میں اپنی پسند و مصلحت کا فیصلہ کرنا چاہا تو مفتی میر غنی نے اس کے ارادوں کو کامیاب نہیں ہونے دیا۔ اس پر گورنر پاشا نے انہیں مفتی کے منصب سے معزول کردیا۔ شیخ عبداللہ بن محمد صالح مرداد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۲۱۰ھ-۱۲۷۱ھ/ ۱۷۹۵ء-۱۸۵۵ء) ان دنوں مفتی احناف کے نائب تھے [٦٨] چنانچہ گورنر نے یہ منصب ان کے سپرد کرنا چاہا لیکن انہوں نے یہ پیش کش قبول نہیں کی۔ [٦٩]

اس پر گورنر حسیب پاشا نے شیخ سید محمد بن حسین کتبی کو مفتی احناف نامزد کیا، آپ نے اس کے فرائض منصبی ادا کرنا شروع کیے لیکن گورنر کے عزائم کو پورا نہیں کیا حتی کہ اسی صورت حال میں کئی ماہ بیت گئے اور آخر کار شیخ کتبی و دیگر اکابر علماء واعیان نے اس معاملہ کی مکمل تفصیلات نیز اس کے بارے میں شرعی حکم قلم بند کر کے اس میں واضح کیا کہ گورنر کا یہ قول وعمل جائز نہیں۔ پھر یہ مراسلہ سید عبداللہ بن عقیل کے سپرد کیا گیا جو رات کے اندھیرے میں مکہ مکرمہ سے نکل کر دار الخلافہ استنبول جا پہنچے اور یہ تحریر خلیفہ کی خدمت میں پیش کی، جنہوں نے وہاں کے اکابر علماء کی مجلس منعقد کرنے اور انہیں اس کا جائزہ لینے کا حکم دیا۔ چنانچہ علماء استنبول نے تمام حالات پر مطلع ہو کر شیخ سید محمد بن حسین کتبی کے مؤقف کو درست قرار دیا۔ اس پر خلیفہ نے گورنر حسیب پاشا کو معزول کرنے کے احکامات جاری کرتے ہوئے عبدالعزیز پاشا کو نیا گورنر نامزد کیا اور "شیخ الاسلام" نے شیخ سید عبداللہ میر غنی کو واپس ان کے منصب مفتی احناف پر بحال کر دیا۔ یہ واقعہ ۱۲۶۶ھ کے آخر میں پیش آیا۔ یوں شیخ محمد کتبی تقریباً ایک برس تک اس منصب پر تعینات رہے [۷۰] اور شرعی حدود کی پاس داری کرتے ہوئے اس پیچیدہ صورت حال کو احسن طریقہ سے اپنے انجام تک پہنچایا۔

۱۲۷۳ھ میں شیخ میر غنی نے وفات پائی تو گورنر مکہ مکرمہ سید محمد بن عبدالمعین نے ان کی جگہ شیخ سید محمد بن حسین کتبی خلوتی کو دوبارہ مفتی احناف مقرر کیا، جس پر آپ اپنی وفات تک خدمات انجام دیتے رہے۔

تلامذہ و خلفاء

شیخ محمد کتبی سے جامعہ ازہر اور پھر مسجد حرم مکی نیز آپ کے گھر پر متعدد طلباء نے تعلیم کے علاوہ بیعت وخلافت نیز مختلف علوم میں سند روایت واجازت حاصل کی۔ آپ سے اخذ کرنے والی چند شخصیات کے اسماء گرامی وتعارف یہ ہے:

۞ شیخ سید احمد بن زینی دحلان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۲۳۱ھ-۱۳۰۴ھ/ ۱۸۱۶ء-۱۸۸۶ء) شیخ العلماء ومفتی شافعیہ مکہ مکرمہ نیز مسجد حرم کے امام وخطیب ومدرس۔ رد وہابیت وغیرہ موضوعات پر متعدد کتب کے مصنف۔ پاک وہند کے لاتعداد علماء نے آپ سے اخذ کیا، جن میں مولانا عبدالحلیم لکھنوی، مولانا عبدالوہاب ویلوری قادری مالاباری، مولانا محمد حسین الٰہ آبادی چشتی،

مولانا محمد نعیم لکھنوی، مولانا نور احمد امرتسری، مولانا احمد الدین چکوالی اور مولانا نقی علی خاں بریلوی رحمہم اللہ تعالیٰ شامل ہیں۔[۷۱]

۞ شیخ سید حسن بن سلیم دجانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۸۰ھ/۱۸۶۴ء)

فلسطین کے شہر یافا میں مفتی احناف، ادیب و شاعر، بحر من بحور العلم، صاحب کرامات، حاشیہ علی الطائی، فقہ حنفی وغیرہ موضوعات پر چند تصنیفات ہیں۔ آپ ۱۲۷۴ھ میں حجاز مقدس حاضر ہوئے تو شیخ محمد کتنی سے سلسلہ احمدیہ خلوتیہ میں خلافت پائی۔ یافا میں آپ کا مزار مشہور ہے۔[۷۲]

۞ شیخ حسن بن عبد القادر طیب شہید حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۲۵۵ھ-۱۳۱۰ھ/ ۱۸۳۹ء-۱۸۹۳ء) مکہ مکرمہ کے اہم حنفی عالم، صاحب تصانیف، مدرس مسجد حرم۔ مولانا رحمت اللہ کیرانوی کے شاگرد۔[۷۳]

۞ شیخ سید حسین بن سلیم دجانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۲۰۲ھ-۱۲۷۴ھ/ ۱۷۸۸ء- ۱۸۵۸ء) مفتی احناف یافا فلسطین، نعت گو شاعر، صاحب کرامات، متعدد تصانیف ہیں۔ صاحب فتاویٰ حسینیہ، جامعہ ازہر قاہرہ میں سید محمد کتنی سے فقہ حنفی میں اخذ کیا اور سلسلہ خلوتیہ وغیرہ میں مختلف مشائخ سے خلافت پائی۔ آپ حج و زیارت کے لیے گئے تو تمام مناسک کی ادائیگی کے بعد مکہ مکرمہ میں وفات پائی اور قبرستان المعلیٰ میں قبر بنی۔[۷۴]

۞ شیخ حسین بن محمد بن مصطفیٰ منقارہ طرابلسی ازہری حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۳۰۲ھ/۱۸۸۵ء میں زندہ) طرابلس لبنان کے باشندے، معمر، مفتی اعظم مصر، قومی کتب خانہ قاہرہ میں آپ کی تصنیفات کے قلمی نسخے محفوظ ہیں۔[۷۵]

۞ شیخ سلیمان عتیبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۹۲ھ/۱۸۷۵ء)

حنفی عالم، مدرس مسجد حرم مکی۔[۷۶]

۞ شیخ عباس بن جعفر صدیق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، مفتی احناف مکہ مکرمہ

۞ شیخ عبد الرحمٰن بن عثمان جمال حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۹۰ھ/۱۸۷۳ء)

مدرس مسجد حرم مکی، طائف میں وفات پائی، شیخ احمد ابو الخیر مرداد حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے

ماموں واستاد۔[۷۷]

۞ <u>شیخ سید عبد الرحمٰن بن محجوب ابو حسین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ</u> (۱۲۸۴ھ/ ۱۸۶۷ء میں زندہ) آپ ۱۲۶۰ھ کو مصر کے علاقہ منوفیہ سے ہجرت کر کے مکہ مکرمہ پہنچے، جہاں سید محمد بن حسین کتبی کی شاگردی اختیار کی، بعدازاں آپ کی پوتی سے شادی ہوئی۔ آپ کے بیٹے شیخ سید محمد مرزوقی ابو حسین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فاضل بریلوی سے خلافت پائی۔[۷۸]

۞ <u>شیخ سید عبد القادر ابو ریاح دجانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ</u> (متوفی ۱۲۹۴ھ/ ۱۸۷۷ء)

شیخ حسین دجانی کے خلیفہ و چچا زاد بھائی و بہنوئی، ادیب و شاعر، صاحب کرامات، شیخ الاسلام کے لقب سے یاد کیے گئے۔ آپ ۱۲۷۴ھ میں حجاز مقدس حاضر ہوئے تو سید محمد کتبی سے مکہ مکرمہ میں سند روایت حاصل کی۔ صاحب تصانیف، علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ سے سلسلہ رفاعیہ میں اخذ کیا۔[۷۹]

۞ <u>شیخ عبد اللہ صوفی طرابلسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ</u>

مفتی اعظم شام شیخ سید محمد ابوالخیر بن احمد ابن عابدین دمشقی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے استاد۔[۸۰]

۞ <u>شیخ سید محمد بن مصطفیٰ الجسر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ</u> (۱۲۰۸ھ-۱۲۶۲ھ/ ۱۷۹۳ء- ۱۸۴۶ء) فقیہ حنفی، عارف کامل، ادیب و شاعر، صاحب تصانیف و کشف و کرامات، قطب زمانہ و غوث اوانہ، لبنان کے شہر طرابلس میں پیدا ہوئے اور فلسطین کے مقام لد میں مزار واقع ہے۔ آپ نے جامعہ ازہر قاہرہ میں شیخ سید محمد کتبی وغیرہ سے تعلیم اور شیخ احمد صاوی سے سلسلہ خلوتیہ میں خلافت پائی اور طویل عرصہ دار الخلافہ استنبول میں مقیم رہے۔ شیخ سید محمد کتبی نے ۱۵- شعبان ۱۲۳۸ھ کو قاہرہ میں آپ کے نام دو اسانید روایت و اجازت جاری کیں اور ہجرت کے کچھ عرصہ بعد مکہ مکرمہ سے آپ کو خط ارسال کیا، جس میں اپنے تازہ احوال درج کیے۔ نزہۃ الفکر میں ان تینوں کے متن مذکور ہیں۔[۸۱]

آپ کے بیٹے شیخ سید حسین الجسر رحمۃ اللہ علیہ نے "الرسالة الحميدية فی حقيقة الديانة الاسلامية" اور پوتے شیخ ندیم الجسر طرابلسی رحمۃ اللہ علیہ نے "قصة الايمان بين الفلسفة و العلم و القرآن" جیسی یادگار کتب تصنیف کیں۔

۞ شیخ سید محمد صالح بن محمد بن حسین کتنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۞ شیخ سید محمد طیب بن محمد بن احمد نیفر حسنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۲۴۷ھ-۱۳۴۵ھ/ ۱۸۳۱ء-۱۹۲۷ء) تیونس کے محدث و مسند، معمر، قاضی، چند تصنیفات ہیں۔ صاحب فہرس الفہارس کے استاد۔[۸۲]

۞ علامہ سید محمد علاء الدین بن محمد امین عابدین حسینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۲۴۴ھ-۱۳۰۶ھ/ ۱۸۲۸ء-۱۸۸۹ء) نائب مفتی احناف دمشق، قاضی، صوفیاء کے سلسلہ خلوتیہ کے مرشد، شاعر، خلیفہ عثمانی کے حکم پر فقہ حنفی پر تصنیف کی گئی "مجلة الاحكام الشرعية" کے رکن مصنف، نور الایضاح کے شارح، لیکن آپ کی سب سے اہم علمی خدمت یہ ہے کہ اپنے والد گرامی کے قلم بند کردہ حاشیہ درمختار کو مکمل کر کے "قرة عيون الاخيار بتكملة رد المحتار على الدر المختار" کا نام دیا، جو مطبوع و متداول ہے۔ حکومت نے متعدد ایوارڈ پیش کیے، چار بار حج و زیارت کے لیے گئے۔[۸۳]

۞ شیخ محمد بن علی کنانی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۲۳۰ھ-۱۳۰۸ھ/ ۱۸۱۵ء-۱۸۹۱ء) مصر کے گاؤں مِت کنانہ میں پیدا ہوئے، جامعہ ازہر قاہرہ میں شیخ الاسلام ابراہیم باجوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وغیرہ اکابرین سے تعلیم پائی، پھر ۱۲۶۱ھ کو مکہ مکرمہ ہجرت کی، جہاں شیخ سید محمد بن حسین کتنی وغیرہ سے اخذ کیا اور مسجد حرم میں مدرس تعینات ہوئے۔ نیز باب السلام کے نزدیک کتابوں کی دکان قائم کی، آپ صاحب ثروت تھے، مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔ فاضل بریلوی کی تصنیفات کے مقرظ شیخ الخطباء والائمہ مسجد حرم مکی شیخ احمد ابو الخیر مرداد حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سسر، فاضل بریلوی کے خلیفہ ونشر النور کے مصنف شیخ الخطباء والائمہ جسٹس شیخ عبد اللہ ابو الخیر مرداد شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نانا۔[۸۴]

۞ شیخ محمد علی بن ظاہر وتری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۲۶۱ھ-۱۳۲۲ھ/ ۱۸۴۵ء-۱۹۰۴ء) مدینہ منورہ کے محدث، مسند فقیہ حنفی، سیاح، صاحب تصانیف، مسجد نبوی میں علم حدیث کے مدرس، آپ ۱۳۱۳ھ میں بخارا و سمرقند گئے اور امام المحدثین شیخ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار پر حاضری دی۔ آپ نے رد وہابیت پر ایک کتاب تصنیف کی، جس کا قلمی

نسخہ مراکش کے شہر رباط کے مرکزی کتب خانہ میں محفوظ ہے۔ شیخ عبدالغنی مجددی دہلوی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خاص شاگرد، مولانا غلام دستگیر قصوری کی ''تقدیس الوکیل'' پر آپ کی تقریظ درج ہے۔[۸۵]

✿ شیخ محمد ناصر الدین ابوالنصر بن عبدالقادر الخطیب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۲۵۳ھ-۱۳۲۴ھ/ ۱۸۳۷ء-۱۹۰۶ء) دمشق کے محدث و مسند شام، فقیہ شافعی، خطیب مدرس قاضی، سلسلہ شاذلیہ کے مرشد، صاحب الکنز الفرید فی علو الاسانید، دمشق کی تاریخی و مرکزی مسجد اموی کے خطیب۔ آپ ۱۲۷۰ھ کو حج و زیارت کے لیے حاضر ہوئے تو شیخ سید محمد بن حسین کتبی سے اخذ کیا۔ آپ حافظ العصر تھے اور مختلف علوم و فنون کے پندرہ ہزار سے زائد اشعار آپ کو حفظ تھے۔ صاحب فہرس الفہارس جنہوں نے متعدد ممالک کے دورے کیے، جس دوران سینکڑوں علماء و مشائخ سے ملاقات کا موقع ملا۔ آپ لکھتے ہیں کہ میں نے عرب دنیا کے مشرق و مغرب میں ایسا دوسرا کوئی فرد نہیں دیکھا جسے شیخ ابوالنصر الخطیب سے بڑھ کر احادیث کے متون مع اسناد یاد ہوں، بے شک آپ حافظ العصر تھے۔ مولانا محمد حسن جان مجددی سندھی حیدرآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حجاز مقدس حاضر ہوئے تو شیخ ابوالنصر سے علم حدیث اخذ کیا۔[۸۶]

✿ شیخ محمد نور جبرتی مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۹۱ھ/۱۸۷۴ء)

مدرس مسجد حرم۔[۸۷]

تصنیفات

شیخ سید محمد بن حسین کتبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عبادت و ریاضت، درس و تدریس، مریدین کی تربیت، مفتی احناف کی ذمہ داریاں اور زندگی کے دیگر معمولات کے ساتھ تصنیف و تالیف کے لیے بھی وقت نکالا۔ آپ کے استاد شیخ سید احمد طحطاوی نے درمختار پر حاشیہ لکھنا شروع کیا تو آپ نے ان کی بھرپور معاونت کی اور مولانا فقیر محمد جہلمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بقول علامہ سید ابن عابدین دمشقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بروقت تالیف رد المحتار المعروف بہ حاشیہ شامی، علامہ طحطاوی کے حاشیہ درالمختار کو مدنظر رکھا اور اس سے بہت کچھ نقل کیا[۸۸] شیخ محمد کتبی کی اپنی تصنیفات کے نام یہ ہیں:

۞ اجازۃ، مخطوط مخزونہ مکتبہ حرم مکی، زیر نمبر ۸۰۰/۷۴۔[۸۹]

۞ حاشیه علی کتاب الوقف من البحر

۞ حاشیه علی شرح العینی علی الکنز، نامکمل

۞ خاتمه علی کتاب شرح الدرر

۞ شرح علی نظم الکنز

۞ فتاویٰ، آپ کے جاری کردہ فتاویٰ کا مجموعہ، جنہیں آپ کے فرزند نے جمع کر کے کتابی صورت دی۔

اعتراف عظمت

شیخ محمد کتبی کی زندگی اور آئندہ ایام میں عرب وعجم کے اہل علم نے آپ کے علمی مقام اور خدمات کا نظم ونثر پر مشتمل اپنی تحریروں میں بھرپور اعتراف کیا، جس کی چند مثالیں یہاں درج ہیں:

۞ مصر کے مشہور شاعر و عالم شیخ حسن بن احمد المعروف بہ وفا مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نزیل مکہ مکرمہ نے حسب ذیل اشعار موزوں کر کے آپ کی خدمت میں ارسال کیے:

اذا قال مهما قال فی آل احمد
بليغ فلا يدنوا لما جاء فی الكتب
فقد جاء نا نص الكتاب بمدحهم
و ناهيك قول اللّٰه بالمدح فی الكتب [۹۰]

۞ مکہ مکرمہ کے ادیب وشاعر شیخ حسن بن حسین حسینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ کی مدح میں حسب ذیل اشعار آپ کی زندگی میں موزوں کیے:

بِلامِ عذارٍ هامَ من هام فی الوری
فكيف بِصَب هامَ فيک بلامَينِ
و لفظک دُرٌّ قد خلا عن نظائرٍ
وجودک فوق البحر و النهر و العينِ [۹۱]

۞ مصر کے مشہور عالم و فاضل، ادیب و شاعر شیخ سید احمد سُرور زواوی دمنھوری

شافعی ازہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ کی وفات پر چونسٹھ اشعار کا قصیدہ تخلیق کیا، جسے صاحب نزھۃ الفکر نے اپنی کتاب میں محفوظ کر دیا ہے، اس کے چند اشعار یہ ہیں:

و بعدُ فالمقصودُ من ذی الطرف
الفاضل المفتی الفقیهِ الحَنفی
ذکر مناقبِ العظیمِ الشَّرَف
محمدٍ نجلِ حُسَیْنِ الکتبی
السیدِ الاَمجدِ و ابن السید
مَؤثلِ المجدِ کریمِ المَحتِدِ [۹۲]

OOOO

خلیفةُ الصاوی الذی قَرَّبَهُ
و فی جهادِ النفس کم حَبَّبَهُ [۹۳]

OOOO

و ماتَ فی جوارِ بیت اللّٰه
یُغفَرُ فی حِماهُ کلّ ذَنبِ
ثانی جمادی الآخر الاَمرُ انکشف
و قد مضی الشیخُ علی اکملِ وصف
عامَ ثمانین و مئتین و اَلف
مُوَسّعَ النهجِ فسیحَ الشَّعبِ [۹۴]

۞ طرابلس کے عالم جلیل و عارف کامل، صاحب تصانیف کثیرہ، علم توحید کے خصوصی ماہر، شیخ سید حسین بن محمد الجسر حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ کا ذکر ان الفاظ میں کیا:

''سیدی العالم الربانی خاتمة المحققین السید الشیخ محمد الکتبی تلمیذ سیدنا الشیخ احمدالصاوی قدس سره فی العلم و الطریق''-----[۹۵]

۞ مدرسہ عالیہ امدادیہ مراد آباد ہندوستان کے مدرس مولانا محمد گل کابلی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کا ذکر ان الفاظ میں کیا:

''مفتی الاحناف بالبلدة الحرام السيد محمد بن حسين الكتبى قدس المولىٰ روحه فى دار السلام''-----[۹۶]

۞ مولانا احمد رضا خان بریلوی کے خلیفہ ومؤرخ حجاز شیخ سید احمد بن محمد حضراوی مکی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جنہوں نے آپ کے روز وشب بچشم خود ملاحظہ کیے اور پھر آپ کو حسب ذیل القاب سے یاد کیا:

''مولانا السيد المفضال السيد محمد بن حسين الكتبى المفتى الحنفى''-----[۹۷]

۞ فاضل بریلوی کے دوسرے خلیفہ وشیخ الخطباء والائمہ مسجد حرم مکی وجسٹس مکہ مکرمہ شیخ عبداللہ ابوالخیر مرداد شہید حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا:

''السيد محمد حسين كتبى الحنفى، نزيل مكة المكرمة و مفتيها .... عالما محققا ورعا صالحا زاهدا مدققا رحمه الله تعالىٰ''-----[۹۸]

۞ فاضل بریلوی کے تیسرے خلیفہ ومراکش کے محدث کبیر ومسند العصر پیر طریقت علامہ سید محمد عبدالحیٔ کتانی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یوں رقم طراز ہیں:

''الشيخ محمد الكتبى الكبير الحنفى المكى شيخ الاسلام بمكة[۹۹]شيخ الحنفية بمكة المكرمة''-----[۱۰۰]

۞ حاجی امداداللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید وعالم، مؤرخ حجاز شیخ عبداللہ بن محمد غازی ہندی مکی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''السيد محمد بن حسين الكتبى الحنفى السيواسى الاصيل الامام العلامة الحجة الفهامة خاتمة المحققين مفيد الطالبين''-----[۱۰۱]

وفات

شیخ الاسلام مفتی احناف پیر طریقت شیخ سید محمد بن حسین کتبی خلوتی رحمۃ اللہ علیہ نے ۲-جمادی الآخر ۱۲۸۰ھ مطابق ۱۸۶۳ء کو مکہ مکرمہ میں وفات پائی اور قبرستان المعلی میں قبر بنی[۱۰۲] بعض نے آپ کا سن وصال ۱۲۸۱ھ لکھا ہے[۱۰۳] جو درست نہیں۔ آپ نے علم و عمل سے بھرپور زندگی بسر کی اس کے باوجود محبت رسول ﷺ کو ہی نجات کا سبب قرار دیتے تھے، جس کا اہم ثبوت یہ ہے کہ آپ نے ذاتی مہر میں اپنے نام کی مناسبت سے قصیدہ بردہ کا یہ شعر کندہ کرا رکھا تھا:

فَـإِنَّ لِـي ذِمَّةً مِـنْـهُ بِتَسْـمِيَتِـي

مـحـمـداً و هـوَ اَوْ فـى الـخَـلـق بـالـذِّمَم [۱۰۴]

آپ کے فرزند شیخ سید محمد صالح کتبی آپ کے حقیقی جانشین ثابت ہوئے۔

2 شیخ سید محمد صالح بن محمد کتبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۹۵ھ)

ولادت

شیخ سید محمد صالح کتبی ۱۲۴۵ھ/ ۱۸۳۰ء کو ملک مصر میں پیدا ہوئے اور آپ کی عمر دس برس تھی کہ آپ کے والد گرامی شیخ سید محمد بن حسین کتبی نے اہل خانہ سمیت مکہ مکرمہ ہجرت کی اور صاحب سیر و تراجم کا یہ لکھنا درست نہیں کہ آپ کی ولادت مکہ مکرمہ میں ہوئی۔[۱۰۵]

اساتذہ و تعلیم

آپ نے گھر پر نیز مسجد حرم مکی میں اپنے جلیل القدر والد گرامی سے ظاہری و باطنی علوم اخذ کیے اور وہی آپ کے سب سے اہم استاد و مربی تھے۔ آپ کے دیگر اساتذہ میں سے ایک کا نام معلوم ہو سکا، جو یہ ہے:

✿ شیخ سید عبداللہ بن محمد کوچک بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۹۷ھ/ ۱۸۸۰ء)، آپ ۱۲۵۶ھ کو وطن سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہنچے اور پھر مکہ مکرمہ میں سکونت اختیار کی، جہاں مسجد حرم میں مدرس تعینات رہے، وہیں پر وفات پائی۔ آپ مولانا محمد عابد سندھی مہاجر

مدنی نقشبندی نیز مولانا علی بن احمد گو پا موی المعروف بہ ارتضی علی خان مدراسی کے شاگرد تھے۔شیخ محمد صالح کتبی نے شیخ عبداللہ کو چک سے بخاری شریف وغیرہ کتب پڑھیں۔[۱۰۶]

عملی زندگی

شیخ سید محمد صالح کتبی نے مروجہ علوم وفنون میں تعلیم وتربیت مکمل کر لی تو مسجد حرم میں احناف کے امام وخطیب مقرر ہوئے، نیز فتویٰ کے اجراء میں اپنے والد ماجد کے معاون ہوئے اور جب والد گرامی نے وفات پائی تو ان کی مسند ارشاد کے علاوہ مسجد حرم میں ان کے سلسلۂ تدریس کو بھی آپ نے آگے بڑھایا۔ پھر عمر بھر ان مناصب پر خدمات انجام دیتے رہے۔آپ بہترین مقرر، فصیح البیان، لطیف الطبع اور اخلاق حسنہ کے اوصاف سے متصف تھے اور خلق کثیر آپ سے فیض یاب ہوئی۔گورنر مکہ مکرمہ سید عبداللہ بن محمد بن عبدالمعین بن عون حسنی[۱۰۷] آپ کے قدرداں تھے۔

تلامذہ

آپ کے شاگردوں میں آپ کے فرزندان کے علاوہ متعدد مشہور شخصیات شامل ہیں، جن میں سے چند کے اسماء گرامی یہ ہیں:

۞ شیخ ابوبکر بن زبیر البکری حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (پیدائش ۱۲۷۳ھ/ ۱۸۵۷ء)، مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، وہیں پر وفات پائی، عربی لغت اور فقہی علوم کے ماہر۔[۱۰۸]

۞ شیخ حسن بن ابراہیم بن محمد عرب سندھی مکی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۳۱۶ھ/ ۱۸۹۸ء) آپ مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، مسجد حرم میں نماز تراویح کے امام، آپ کا معمول تھا کہ ہر چار تراویح کے بعد خانہ کعبہ کا مکمل طواف کیا کرتے، جس دوران متعدد مقتدی بھی آپ کی پیروی کرتے۔عارف باللہ شیخ محمد بن محمد فاسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ، آپ نے تین بیٹوں میں سے ایک کا نام مدنی بن حسن رکھا، جنہوں نے والد کی وفات کے بعد ان کے مشاغل کو آگے بڑھایا۔[۱۰۹]

۞ شیخ عبدالحمید بن محمد فردوس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۲۷۵ھ-۱۳۵۲ھ/ ۱۸۵۸ء-۱۹۳۳ء)، آپ کے والد افغانستان سے ہجرت کر کے مکہ مکرمہ آئے، جہاں آپ پیدا ہوئے۔ مدرس مسجد حرم، مکہ مکرمہ پھر جدہ میں قاضی تعینات رہے۔سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ خالدیہ سے وابستہ،

ادیب وشاعر، مکتوبات امام ربانی کے عربی ترجمہ مطبوعہ مکہ مکرمہ کے مصحح ومقرظ۔[۱۱۰]

۞ شیخ سید عبدالرحمٰن بن محجوب ابو حسین مصری مہاجر مکی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، آپ کے شاگرد و داماد اور فاضل بریلوی کے خلیفہ شیخ سید محمد مرزوقی ابو حسین کے والد۔[۱۱۱]

۞ شیخ عبداللہ بن محمد بن حسین مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔[۱۱۲]

تصنیفات

شیخ محمد صالح کتبی ایک ماہر کاتب تھے اور آپ نے دیگر مصنفین کی کتب بالخصوص علماء مکہ کی تصانیف کو بڑی احتیاط واتقان سے نقل کیا، اس دوران ان پر مفید حواشی لکھنا آپ کا معمول تھا۔ علاوہ ازیں آپ نے والد گرامی کے جاری کردہ فتاویٰ جمع کر کے انہیں کتابی صورت میں ترتیب دیا، جب کہ آپ کی اپنی تصنیفات کے نام یہ ہیں:

۞ حاشیة علی تفسیر ابی السعود الرومی، ترکی کے مشہور فقیہ حنفی، قاضی و مفتی استنبول، شیخ الاسلام خطیب المفسرین شیخ محمد بن محمد بن مصطفیٰ عمادی المعروف بہ ابوسعود رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۹۸۲ھ/۱۵۷۴ء) کی مشہور عربی تفسیر قرآن مجید "ارشاد العقل السلیم الی مزایا الکتاب الکریم" المعروف بہ تفسیر ابی السعود پر حاشیہ، نامکمل۔[۱۱۳]

۞ حاشیة علی شرح ابن الشحنة، علم فرائض پر اپنے والد گرامی کے منظومہ کی شرح

۞ حاشیة علی ملا مسکین علی الکنز، نامکمل

وفات

شیخ سید محمد صالح کتبی نے مسجد حرم مکی میں امامت وخطابت، درس وتدریس کے ساتھ تصنیف وتالیف اور کتابت کے مشاغل جاری رکھے، حتی کہ رجب ۱۲۹۵ھ مطابق ۱۸۷۸ء کو طائف میں وفات پائی اور وہیں پر صحابی جلیل حبر الامۃ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے احاطۂ مزار میں آپ کی قبر بنی۔[۱۱۴]

اولاد

اللہ تعالیٰ نے آپ کو سات فرزند عطا کیے جن کے اسماء گرامی یہ ہیں:

سید محمد مکی، آپ کے حالات آئندہ سطور میں درج ہیں۔

سید عبدالہادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، جو ۱۳۰۳ھ/ ۱۸۸۷ء کو مسجد حرم مکی میں نائب مدرس نیز احناف کے نائب امام تعینات تھے۔ [۱۱۵]

سید احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ۱۳۲۶ھ/ ۱۹۰۸ء کو سید حسین بن علی حسنی [۱۱۶] مکہ مکرمہ کے نئے گورنر ہوئے تو انہوں نے سید حسین بن محمد مکی کتنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جگہ ان کے چچا سید احمد کتنی کو مسجد حرم کا امام وخطیب تعینات کیا۔ [۱۱۷]

سید حسن، سید امین، سید طاہر، سید نور کتنی رحمہم اللہ تعالیٰ

3 شیخ سید محمد مکی کتنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۳۲۳ھ)

ولادت

شیخ سید محمد مکی کتنی بن محمد صالح کتنی بن محمد بن حسین کتنی کی ولادت ۱۲۸۰ھ مطابق ۱۸۶۳ء کو مکہ مکرمہ میں ہوئی، جب کہ اسی برس آپ کے جلیل القدر دادا نے وفات پائی۔

آپ کی والدہ ماجدہ، مفتی مالکیہ و مدرس حرم مکی نیز جشن میلاد النبی ﷺ وغیرہ موضوعات پر کتب کے مصنف، علامہ سید احمد بن رمضان مرزوقی حسنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م۱۲۶۲ھ/ ۱۸۴۶ء) کی بیٹی [۱۱۸] اور مفتی مالکیہ و صاحب تالیفات نافعہ علامہ سید محمد بن رمضان مرزوقی حسنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م۱۲۶۱ھ/ ۱۸۴۵ء) کی بھتیجی تھیں۔ [۱۱۹]

اساتذہ وتعلیم

آپ نے قرآن مجید حفظ کیا نیز اپنے والد گرامی سے ظاہری و باطنی علوم میں تعلیم و تربیت پائی۔ آپ کے دیگر اساتذہ میں دو کے نام معلوم ہو سکے، جو یہ ہیں:

- شیخ العلماء و مفتی شافعیہ عارف باللہ علامہ سید احمد بن زینی دحلان مکی مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
- شیخ سید ابوالمحاسن محمد بن خلیل قاوقجی ازہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۲۲۴ھ-۱۳۰۵ھ/ ۱۸۰۹ء-۱۸۸۸ء) طرابلس لبنان کے باشندے، فقیہ حنفی، محدث، مسند شام، مفسر، محقق، صوفیاء کے سلسلہ قاوقجیہ شاذلیہ کے بانی، صاحب کرامات، ایک سو سے زائد کتب کے مصنف، حج و زیارت کے لیے گئے تو مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔ مولانا محمد عابد سندھی مہاجر مدنی کے شاگرد۔ [۱۲۰]

بیعت و خلافت

شیخ محمد مکی کتبی نے اپنے والد گرامی سے سلسلہ خلوتیہ میں اخذ کیا نیز دلائل الخیرات وغیرہ کتب صوفیہ میں اجازت حاصل کی[۱۲۱] آپ کی عمر پندرہ برس تھی کہ والد ماجد نے وفات پائی، بعدازاں آپ نے شیخ مصطفیٰ بن علی مرعشی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سلسلہ قادریہ میں اخذ کیا۔[۱۲۲]

مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، جن کا سلسلہ روایت واجازت محض ایک واسطہ سے شیخ محمد مکی کتبی سے ملتا ہے، انہوں نے آپ کا قادری شجرہ طریقت مکمل اپنی کتاب میں درج کیا ہے۔[۱۲۳]

اور دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور ضلع اوکاڑا (پاکستان) کے موجودہ سرپرست مولانا مفتی صاحب زادہ محمد محبّ اللہ نوری حفظہ اللہ تعالیٰ جن سلاسل صوفیہ میں مجاز ہیں، ان میں قادری سلسلہ بھی شامل ہے، جس میں ان کی سند تین واسطوں سے شیخ محمد مکی کتبی سے ملتی ہے، چنانچہ انہوں نے آپ کا مکمل شجرہ طریقت عربی نثر، اردو نثر، اردو نظم اور پنجابی نظم میں اپنے دیگر شجرہ ہائے طریقت کے ساتھ یک جا شائع کیا ہے[۱۲۴] شیخ کتبی سے ان کا اتصال اس طرح سے ہے:

''مولانا محمد محب اللہ نوری عن مولانا محمد نور اللہ سالموی بصیرپوری عن مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عن مولانا محمد گل کابلی مراد آبادی عن شیخ سید محمد مکی کتبی''-----

عملی زندگی

تعلیم مکمل کرنے کے بعد سید محمد مکی کتبی مسجد حرم کے امام وخطیب اور مدرس تعینات ہوئے۔ مسجد حرم مکی سے وابستہ علماء اوران کے مناصب پر مبنی جو فہرست ۱۳۰۳ھ کو سال نامہ الحجاز مکہ مکرمہ میں شائع ہوئی، اس کے مطابق آپ ان دنوں امام و خطیب درجہ اول اور مدرس درجہ پنجم تھے[۱۲۵] جب کہ آپ کی عمر بائیس برس تھی۔ آپ عالم وفاضل اور زاہد وعابد تھے۔ آپ نے فن خطاطی کے ذریعے بھی علم کی خدمت انجام دی اور دیگر علماء کی لاتعداد تصنیفات بڑے اہتمام سے کتابت کیں۔ علاوہ ازیں آپ کتب جمع کرنے کے حد درجہ شائق تھے۔

جامعہ نعیمیہ لاہور کے سرپرست مفتی محمد حسین نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جن کا سلسلہ اسانید دو

واسطوں سے سید محمد مکی کتبی سے متصل ہوتا ہے، آپ مذکورہ جامعہ میں تعلیم حاصل کرنے والے یا دیگر شاگردوں کو جو سند جاری کرتے، اس میں آپ کا اسم گرامی یوں مذکور ہے:

"قدوة الفضلاء الكرام كوكب الهداية عمدة المحقيقن السيد محمد المكى الكتبى الخطيب المدرس بالمسجد الحرام"------[۱۲۶]

تلامذہ

شیخ سید محمد مکی کتبی سے ان کے اپنے فرزندان کے علاوہ عرب وعجم کے جن مشاہیر نے مختلف علوم وفنون میں تعلیم وتربیت پائی، ان میں سے چند کے اسماء گرامی یہ ہیں:

۞ شیخ عبد الستار بن عبد الوہاب دہلوی مکی (۱۲۸۶ھ-۱۳۵۵ھ/ ۱۸۶۹ء-۱۹۳۶ء) مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، وہیں پر وفات پائی۔ علوم حدیث مصطلحات اسانید تاریخ وسیر کے موضوعات پر متعدد کتب کے مصنف، جن میں سے بیس سے زائد کے قلمی نسخے بخط مصنف مکتبہ حرم مکی میں محفوظ ہیں۔ آپ نے سید محمد مکی کتبی سے صحیح بخاری وکنز الدقائق پڑھیں اور جمیع علوم میں سند اجازت حاصل کی۔ شاہ ابوالحسن زید فاروقی مجددی دہلوی ازہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے استاد۔[۱۲۷]

۞ شیخ سید محمد علی بن حسن بن محمد صالح کتبی (۱۳۰۲ھ-۱۳۷۸ھ/ ۱۸۸۵ء-۱۹۵۹ء) آپ کے شاگرد و بھتیجا، ماہر خطاط، ہاشمی عہد میں شاہی کاتب، نیز محکمہ عدل کے کاتبین کے نگران، سعودی عہد میں مجلس شوریٰ کے رکن رہے، مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے اور قاہرہ میں وفات پائی۔ ان دنوں آپ کے پوتے سید سامی بن محسن بن محمد علی کتبی مکہ مکرمہ میں اس خاندان کے اہم فرد ہیں۔[۱۲۸]

۞ مولانا الحاج محمد گل کابلی مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۳۱۸ھ/ ۱۹۰۰ء میں زندہ) مدرسہ عالیہ اسلامیہ امدادیہ مرادآباد کے مدرس، آپ حج وزیارت کے لیے گئے تو شیخ سید محمد مکی کتبی سے جمیع علوم اسلامیہ میں سند اجازت حاصل کی، جن کی نقول ثبت نعیمی میں درج ہیں۔ یوں آپ کے توسط سے کتبی علماء ومشائخ کا سلسلہ اسانید وروایت برصغیر پاک وہند کے اہل علم وفضل تک پہنچا۔ مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ کے استاد ومرشد۔[۱۲۹]

۞ شیخ سید محمد مرزوقی ابو حسین بن عبد الرحمٰن بن محجوب حسینی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱۲۸۴ھ-۱۳۶۵ھ/ ۱۸۶۷ء-۱۹۴۶ء) مسجد حرم میں نماز تراویح کے امام، عثمانی عہد میں مکہ مکرمہ کے نائب قاضی اور سعودی عہد میں قاضی رہے، شیخ محمد مکی کتنی کے شاگرد و بھانجا، فاضل بریلوی کے خلیفہ و دو تصنیفات کے مقرظ۔[۱۳۰]

وفات

شیخ سید محمد مکی کتنی مرض میں مبتلا ہوئے، جس کے اثرات آپ کے ذہن پر پڑے اور آپ گھر کی چار دیواری تک محدود ہو گئے، اس کے تقریباً ایک برس بعد ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹۰۵ء کو مکہ مکرمہ میں ہی وفات پائی اور قبرستان المعلی میں قبر بنی۔ آپ نے دو فرزند سید حسن کتنی اور سید حسین کتنی رحمہم اللہ تعالی یادگار چھوڑے۔[۱۳۱]

آپ کی وفات کے بعد گورنر مکہ مکرمہ سید علی پاشا بن عبداللہ حسنی[۱۳۲] نے آپ کے فرزند سید حسین کتنی کو آپ کی جگہ مسجد حرم کا امام و خطیب تعینات کیا۔[۱۳۳]

4 شیخ سید محمد امین کتنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۴۰۴ھ)

ولادت و نام

شیخ سید محمد امین بن محمد کتنی حنفی ۲۳-صفر ۱۳۲۷ھ مطابق ۱۹۰۹ء کو مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ پاک و ہند کے اکثر تذکرہ نگاروں نے آپ کا نام ''سید امین قطبی'' لکھا ہے[۱۳۴] جو درست نہیں۔

اساتذہ و تعلیم

آپ نے مکہ مکرمہ کے اکابرین نیز وہاں پر وارد ہونے والے عالم اسلام کے جلیل القدر علماء و مشائخ اور مدینہ منورہ کے علماء و فضلاء سے مختلف علوم اخذ کیے، جن میں سے اہم کے اسماء گرامی یہ ہیں:

۞ شیخہ امت اللہ بیگم بنت شاہ عبد الغنی دہلوی مہاجر مدنی مجددی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا

(۱۲۵۱ھ-۱۳۵۷ھ/ ۱۸۳۵ء-۱۹۳۸ء) علم و عمل میں باکمال ایک ایسی خاتون جن سے عرب و عجم کے اکابر علماء و مشائخ نے اخذ کیا، مدینہ منورہ میں پیدا ہوئیں اور ایک سو سات برس کی عمر میں اپنے عظیم والد کے لاتعداد شاگردوں میں سب سے آخر میں وہیں وفات پائی۔[۱۳۵]

۞ شیخ عبد القادر بن توفیق شلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۲۹۵ھ-۱۳۶۹ھ/ ۱۸۷۸ء-۱۹۵۰ء) لبنان کے شہر طرابلس میں پیدا ہوئے، پھر مدینہ منورہ ہجرت اختیار کی، وہیں پر وفات پائی۔ فقیہ حنفی، نعت گو شاعر، مدرس مسجد نبوی، محکمہ تعلیم نیز محکمہ آثار قدیمہ مدینہ منورہ کے مدیر اعلیٰ، متعدد تصنیفات ہیں، فاضل بریلوی کی حسام الحرمین پر تقریظ لکھی۔[۱۳۶]

۞ شیخ عمر بن حمدان محرسی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۲۹۱ھ-۱۳۶۸ھ/ ۱۸۷۴ء-۱۹۴۹ء) تیونس کے مقام خربہ میں پیدا ہوئے، پھر حجاز مقدس ہجرت کر آئے اور مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ میں درس و تدریس سے وابستہ رہے۔ کئی ممالک کا دورہ کیا اور اس دوران لاتعداد علماء و مشائخ سے اخذ کیا، مدینہ منورہ میں وفات پائی اور ''محدث حرمین شریفین'' کہلائے۔ فاضل بریلوی سے خلافت پائی نیز آپ کی تصنیف حسام الحرمین پر تقریظ لکھی۔[۱۳۷]

۞ شیخ محمد حبیب اللہ بن عبد اللہ شنقیطی مایابی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۲۹۵ھ-۱۳۶۳ھ/ ۱۸۷۸ء-۱۹۴۴ء) موریطانیہ کے علمی شہر شنقیط میں پیدا ہوئے اور جب وہاں فرانس نے قبضہ کر لیا تو آپ اہل خاندان سمیت مراکش، شام اور فلسطین سے ہوتے ہوئے ۱۳۳۱ھ کو حجاز مقدس پہنچے اور مدرسہ صولتیہ نیز مدرسہ فلاح میں مدرس ہوئے پھر قاہرہ کی راہ لی جہاں جامعہ ازہر سے وابستہ ہوئے حتی کہ وہیں پر وفات پائی اور مزار امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قریب قبر واقع ہے۔ آپ کی تصنیفات چونتیس سے زائد ہیں جن میں ''زاد المسلم فیما اتفق علیہ البخاری و مسلم'' وغیرہ کتب ہیں۔ شاہ ابو الحسن زید فاروقی مجددی دہلوی ازہری کے استاد۔[۱۳۸]

۞ شیخ سید محمد زکی بن احمد بن اسماعیل برزنجی حسینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۲۹۴ھ-۱۳۶۵ھ/ ۱۸۷۷ء-۱۹۴۶ء) مدینہ منورہ میں آباد برزنجی خاندان جس میں چار صدیوں کے دوران متعدد اکابر علماء و مشائخ ہو گزرے، اس کے آخری عالم دین، مفتی شافعیہ مدینہ منورہ، شرعی عدالت مدینہ منورہ کے رکن جج اور بعد ازاں مکہ مکرمہ عدالت کے صدر جج رہے، فاضل بریلوی کی ''حسام الحرمین'' پر آپ کے والد کی تقریظ موجود ہے۔[۱۳۹]

۞ شیخ عبد الباقی لکھنوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۲۸۶ھ-۱۳۶۴ھ/ ۱۸۶۹ء-۱۹۴۵ء) آپ فرنگی محل لکھنؤ میں پیدا ہوئے، ۱۳۲۱ھ کو بغداد پہنچے اور خانقاہ قادریہ کے سجادہ نشین و

نقیب الاشراف سید عبدالرحمٰن محض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے خلافت پائی پھر ۱۳۲۲ھ کو حجاز مقدس حاضر ہوئے اور مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کی، وہیں پر وفات پائی۔ عربی میں متعدد تصنیفات ہیں، مولانا ضیاء الدین قادری مہاجر مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے استاد۔[۱۴۰]

۞ شیخ سید محمد عبدالحیٔ بن عبدالکبیر کتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۳۰۳ھ-۱۳۸۲ھ/ ۱۸۸۶ء-۱۹۶۲ء) مراکش کے محدث کبیر ومسند زماں، سلسلہ کتانیہ کے مرشد، صاحب فھارس الفھارس، کثیر التصانیف، فاضل بریلوی کے خلیفہ، شیخ محمد امین کتبی نے علامہ کتانی سے خانہ کعبہ کے اندر حدیث الاولیۃ، نیز صحیح بخاری وموطا اور الشفاء کے ابتدائی وآخری اجزاء سماعت کیے۔[۱۴۱]

۞ شیخ محمد عربی بن تبانی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۳۱۳ھ-۱۳۹۰ھ/ ۱۸۹۵ء-۱۹۷۰ء) الجزائر کے گاؤں سطیف میں پیدا ہوئے پھر مکہ مکرمہ ہجرت کی اور وہیں پر وفات پائی۔ مدرس حرم مکی، مؤرخ، شیعیت، قادیانیت ووہابیت کی تردید میں متعدد کتب کے مصنف، صاحب برآۃ الاشعریین۔[۱۴۲]

۞ شیخ سید محمد مرزوقی ابوحسین مکی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۞ مولانا محمد مصطفیٰ رضا خان قادری بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۳۱۰ھ-۱۴۰۲ھ/ ۱۸۹۳ء-۱۹۸۱ء) فاضل بریلوی کے فرزند، مفتی اعظم ہند، صاحب تصانیف، آپ ۱۳۹۱ھ کو آخری بار حجاز مقدس حاضر ہوئے تو شیخ محمد امین کتبی نے آپ سے اجازت وخلافت پائی۔[۱۴۳]

عملی زندگی

شیخ سید محمد امین کتبی نے مکہ مکرمہ کو تین حکومتوں کے ادوار سے گزرتے دیکھا، جب پیدا ہوئے تو وہاں پر سلطنت عثمانیہ دم توڑ رہی تھی۔ پھر ہاشمی عہد شروع ہوا جو ایک عشرہ بھی مکمل نہ کر سکا اور پھر سعودی عہد کا آغاز ہوا۔ ان حالات میں آپ عمر بھر درس وتدریس اور تصنیف وتالیف میں مشغول رہے۔ آپ مسجد حرم، مدرسہ فلاح، مدرسہ بعثات اور کلیہ معلمین میں مدرس تعینات رہے۔ علاوہ ازیں آپ اپنے دور کے عرب دنیا کے اہم نعت گو شاعر ہوئے۔

تلامذہ

سید محمد امین کتبی سے مکہ مکرمہ کے مقامی باشندوں نیز دیگر مقامات کے طلباء وعلماء نے مختلف

علوم میں استفادہ کیا، جن میں سے چند کا تعارف یہ ہے:

✿ شیخ سید سالم بن عبد اللہ بن عمر شاطری حفظہ اللہ تعالیٰ (پیدائش ۱۳۶۱ھ/ ۱۹۴۲ء) جنوبی یمن کے علاقہ حضر موت میں پیدا ہوئے اور وہاں کے اکابر علماء کرام سے استفادہ کے بعد مکہ مکرمہ پہنچے جہاں سید محمد امین کتبی وغیرہ علماء سے اخذ کیا۔ فقیہ، عارف کامل، مبلغ اسلام۔ یمن میں ان دنوں اشتراکی نظام رائج تھا جس کی مخالفت پر آپ کو قید واذیت کے مراحل سے گزرنا پڑا نیز قتل کرنے کی کوشش کی گئی، جس پر آپ مدینہ منورہ ہجرت کر گئے۔ اب حضر موت کے علمی و روحانی شہر تریم میں واقع جامعہ احقاف وغیرہ اداروں میں مدرس ہیں، انڈونیشیا وغیرہ ممالک میں تبلیغی خدمات ہیں۔[۱۴۴]

✿ شیخ عبد الفتاح بن حسین راوہ شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۳۳۴ھ-۱۴۲۴ھ/ ۱۹۱۶ء-۲۰۰۳ء) مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے اور مدینہ منورہ میں وفات پائی، ساٹھ برس سے زائد مسجد حرم مکی میں مدرس رہے، صاحب تصانیف جن میں تاریخ امراء المکة المکرمة وغیرہ کتب شامل ہیں۔[۱۴۵]

✿ شیخ عبد الفتاح بن محمد ابو غُدّہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۳۳۶ھ-۱۴۱۷ھ/ ۱۹۱۷ء-۱۹۹۷ء) شام کے شہر حلب میں پیدا ہوئے اور سعودی دارالحکومت ریاض میں وفات پائی اور حسب وصیت جنت البقیع مدینہ منورہ میں دفن کیے گئے۔ فقیہ حنفی، محدث، محقق، صوفیاء کے سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ سے وابستہ، مولانا عبد الحئ لکھنوی فرنگی محلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی متعدد عربی تصنیفات پر تحقیق انجام دے کر انہیں مختلف ممالک سے شائع کرایا۔ پاک وہند کے متعدد دورے کیے، اس دوران مدرسہ انوار العلوم ملتان آئے۔ پروفیسر ڈاکٹر جلال الدین احمد نوری صدر شعبہ علوم اسلامیہ کراچی یونی ورسٹی کے استاد۔[۱۴۶]

✿ ڈاکٹر شیخ عبد الوہاب بن ابراہیم ابو سلیمان حفظہ اللہ تعالیٰ (پیدائش ۱۳۵۶ھ/ ۱۹۳۸ء) مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے اور فقہ کے تقابلی جائزہ پر مقالہ لکھ کر لندن یونی ورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی پھر شریعت کالج مکہ مکرمہ کے پرنسپل اور ہاورڈ یونی ورسٹی امریکہ میں پروفیسر رہے، نیز ڈیوک بنورٹ یونی ورسٹی کیرولینا امریکہ وانٹرنیشنل یونی ورسٹی ملائیشیا وغیرہ اہم

تعلیمی اداروں میں اعزازی پروفیسر ہیں۔ آپ کی نگرانی میں متعدد طلباء نے تحقیقی کام انجام دے کر اعلیٰ ڈگریاں حاصل کیں۔ آپ متعدد اہم اداروں، فقہ اکیڈمی جدہ وغیرہ کے رکن اور عربی و انگریزی میں متعدد مضامین و کتب کے مصنف ہیں۔ حرم مکی کے قریب سیدنا رسول اللہ ﷺ کی جائے ولادت پر قائم کتب خانہ کی انتظامیہ کے اہم رکن ہیں۔[۱۴۷]

۞ شیخ سید محمد بن علوی مالکی حفظہ اللہ تعالیٰ (پیدائش ۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳ء)

علماء مکہ مکرمہ کے سرتاج، محدث حجاز، مجدد، کثیر التصانیف، جن میں سے متعدد کے اردو تراجم پاک وہند سے شائع ہو چکے ہیں۔[۱۴۸]

۞ شیخ محمد تیسیر بن توفیق مخزومی شافعی حفظہ اللہ تعالیٰ (پیدائش ۱۳۳۱ھ/۱۹۱۲ء)

دمشق میں واقع مزار سیدہ رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ملحق مسجد کے سابق خطیب، صوفی کامل، نعت خواں، مولانا ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، مولانا سردار احمد لائل پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور خواجہ محمد معصوم موہروی گجراتی نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ، شیخ تیسیر نے ۱۳۸۰ھ کو مکہ مکرمہ میں شیخ محمد امین کتبی سے اجازت حاصل کی۔ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی لاہوری حفظہ اللہ تعالیٰ نے شیخ تیسیر سے اخذ کیا۔[۱۴۹]

۞ شیخ محمد یاسین بن عیسیٰ فادانی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۳۳۵ھ-۱۴۱۰ھ/ ۱۹۰۷ء-۱۹۹۰ء) مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، وہیں پر وفات پائی، مدرس مسجد حرم و مدرسہ دارالعلوم دینیہ کے مدیر، مسند زماں، سو سے زائد تصنیفات۔ آپ نے شیخ محمد امین کتبی سے الاشمونی علی الالفیة اور رسالہ طاش کبریٰ زادہ وغیرہ کتب پڑھیں۔ ہندوستان کے صوبہ کیرلا کے شہر کالکیٹ میں واقع عظیم الشان اسلامی درس گاہ سنی مرکز کے سرپرست اعلیٰ علامہ ابوبکر بن احمد باقوی قادری حفظہ اللہ تعالیٰ کے استاد۔[۱۵۰]

بعض اردو تذکرہ نگاروں نے مولانا ضیاء الدین قادری مہاجر مدنی کو شیخ سید محمد امین کتبی کے شاگرد قرار دیا ہے لیکن یہ درست نہیں۔ اس پر دلائل یہ ہیں کہ مولانا ضیاء الدین مدنی اپنے خلفاء و طلباء کو جو سند اجازت جاری کرتے ان میں اپنے اساتذہ کے نام بھی درج کرتے تھے اور ایسی چند اجازات راقم السطور کی نظر سے گزریں لیکن ان میں سے کسی میں سید محمد امین کتبی کا نام مذکور نہیں۔

علاوہ ازیں علامہ محمود احمد کان پوری جب حجاز مقدس حاضر ہوئے تو مولانا ضیاء الدین مدنی نے انھیں اپنے حالات خود تحریر کرائے، جنہیں علامہ کان پوری نے پیش نظر کتاب میں درج کیا ہے[۱۵۱] اور ان میں سید محمد امین کتبی کا اسم گرامی موجود نہیں۔ حق یہ ہے کہ مولانا ضیاء الدین مدنی ہندوستان اور پھر بغداد کے اکابر علماء و مشائخ سے ظاہری و باطنی علوم اخذ کر کے ۱۳۲۷ھ کو حجاز مقدس پہنچے تو آپ کی عمر تیس برس سے زائد تھی جب کہ سید محمد امین کتبی مذکورہ برس پیدا ہوئے اور جب بڑے ہوئے تو مولانا ضیاء الدین مدنی کے حلقہ احباب کے اہم افراد میں سے ہوئے۔

تصنیفات

سید محمد امین کتبی کے تصنیفی کام کے بارے میں جو معلومات مل سکیں وہ حسب ذیل ہیں:

- نعتیہ دیوان، مطبوع
- **بشیر الکرام ببلوغ المرام**، علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصنیف پر تحقیق و حواشی و مقدمہ لکھا، مکتبہ نہضۃ مکہ مکرمہ نے ۱۳۷۸ھ میں اس کا تیسرا ایڈیشن شائع کیا جو ۳۵۲ صفحات پر مشتمل تھا۔
- علامہ ابن حجر ہیتمی مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ''**مختصر اتحاف اهل الاسلام بخصوصيات الصيام**'' پر مقدمہ لکھا جو ۱۳۸۳ھ/۱۹۶۳ء میں مطبع مدنی قاہرہ نے ۱۷۴ صفحات پر شائع کیا۔[۱۵۲]
- مفتی احناف شیخ قطب الدین مکی کی ''**الاعلام باعلام بیت اللّٰہ الحرام**'' پر مقدمہ لکھا جو ۱۳۷۰ھ میں مکتبہ علمیہ مکہ مکرمہ نے شائع کی۔
- اپنے استاد شیخ محمد عربی بن تبانی الجزائری کی حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام و ظہور امام مہدی پر کتاب ''**اعتقاد اهل القرآن نزول المسيح ابن مريم عليه السلام آخر الزمان**'' پر ۲۳-محرم ۱۳۶۹ھ کو تقریظ لکھی، جس کے متعدد ایڈیشن طبع ہوئے۔[۱۵۳]
- ایران کے حیدر علی نامی کسی شیعہ نے ایک مقالہ میں اکابر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر افتراء کیا، جس کے جواب میں شیخ محمد عربی بن تبانی نے مقام صحابہ کے بیان پر مشتمل کتاب ''**اتحاف ذوی النجابة بما في القرآن و السنة من فضائل الصحابة**'' تالیف

کی اور سید محمد امین کتبی نے ۲۶- جمادی الاول ۱۳۶۸ھ کو اس پر تقدیم لکھی، نیز استاد و مؤلف کی مدح میں ۳۳ اشعار کا قصیدہ موزوں کر کے اس میں شامل کیا، پھر یہ کتاب ۱۳۶۸ھ/ ۱۹۴۹ء کو ایک سو ساٹھ صفحات پر طبع ہوئی۔[۱۵۴]

وفات

العلامة الجليل الاديب الاريب الوارث المتحقق حسان زمانه سيد محمد امین کتبی نے بروز پیر ۴-محرم ۱۴۰۴ھ مطابق ۱۹۸۳ء کو مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔ آپ نے شادی کی لیکن نسل آگے نہیں چلی۔[۱۵۵]

OOOO

آخر میں واضح رہے کہ مکہ مکرمہ و حجاز مقدس کے دیگر شہروں میں ''کتبی'' نام کے متعدد خاندان آباد ہیں۔ عرب دنیا میں جو خاندان کتابوں کی تجارت یا فن کتابت میں شہرت رکھتا ہو اسے کتبی کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے، جیسا کہ ہندوستان کے ضلع فیض آباد سے ایک عالم شیخ محمد ابراہیم کتبی (متوفی ۱۳۶۸ھ/ ۱۹۴۹ء) وطن سے ہجرت کر کے مکہ مکرمہ جا بسے اور وہاں تجارت کتب سے وابستہ رہے، لہٰذا اسی نسبت سے وہ خود اور بعد ازاں ان کی نسل کتبی کہلائی اور امام مسجد حرم شیخ محمد نور کتبی (متوفی ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء)، نیز مشہور مصنفین زہیر محمد جمیل کتبی مکی (پیدائش ۱۳۷۵ھ/ ۱۹۵۵ء) وانس یعقوب کتبی مدنی (پیدائش ۱۳۹۳ھ/ ۱۹۷۳ء)، انہی کی نسل میں سے ہیں جو الگ کتبی خاندان ہے اور گزشتہ صفحات پر مکہ مکرمہ میں آباد فقط ایک کتبی خاندان کی علمی شخصیات کے حالات پیش کیے گئے۔

❋❋❋❋

حوالہ جات وحواشی

ا......اعلام المکیین من القرن التاسع الی القرن الرابع عشر الهجری، عبداللہ بن عبدالرحمٰن معلّمی مکی، طبع اول ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۰۰۰ء، الفرقان اسلامک فاؤنڈیشن مکہ مکرمہ ولندن، جلد۲، صفحہ۷۹۲

۲......فهرس الفهارس و الاثبات، علامہ سید عبدالحیٔ کتانی مراکشی، تحقیق ڈاکٹر احسان عباس، طبع دوم ۱۴۰۲ھ مطابق ۱۹۸۲ء، دار الغرب الاسلامی بیروت، جلد۱، صفحہ۴۸۱

۳......الکتاب المستطاب المحتوی علی الاسانید الصحیحة المعروف به ثبت نعیمی، مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی، ۱۳۶۱ھ یا اس سے قبل طبع ہوئی، مطبع قاضی محمد شہاب الدین دکنی مرادآبادی، صفحہ۱، ۶/ الدلیل المشیر الی فلک اسانید الاتصال بالحبیب البشیر صلی الله علیه وعلی آله ذوی الفضل الشهیر و صحبه ذوی القدر الکبیر، علامہ سید ابوبکر بن احمد حبشی علوی مکی شافعی، طبع اول ۱۴۱۸ھ مطابق ۱۹۹۷ء، مکتبہ مکیہ مکہ مکرمہ، صفحہ۳۸۶

۴......سید احمد طحطاوی (متوفی ۱۲۳۱ھ) کے حالات: الاعلام، خیرالدین زرکلی دمشقی، طبع دہم ۱۹۹۲ء، دار العلم للملایین بیروت، جلد۱، صفحہ۲۴۵/ حدائق الحنفیه، مولانا فقیر محمد جہلمی، ترتیب جدید وحواشی و تکملہ خورشید احمد خان، طبع چہارم ۱۹۷۷ء، مکتبہ حسن سہیل لمیٹڈ لاہور، صفحہ۴۸۶/ حِلْیَةُ البشر فی تاریخ القرن الثالث عشر، عبدالرزاق بیطار، تحقیق وحواشی

محمد بہجت بیطار، طبع ۱۳۸۰ھ مطابق ۱۹۶۱ء، مجمع اللغۃ العربیۃ دمشق، جلد۱، صفحہ۲۸۱ تا ۲۸۲/ عجائب الاثار فی التراجم و الاخبار ،عبدالرحمٰن بن حسن جبرتی، تحقیق ڈاکٹر عبدالرحیم، طبع ۱۹۹۸ء، مطبع دارالکتب مصریہ قاہرہ، جلد۴، صفحہ۴۰۴ تا ۴۰۶/ فھرست المخطوطات مصطلح الحدیث ،فواد سید، طبع ۱۳۷۵ھ، مطابق ۱۹۵۶ء، مطبع دارالکتب مصریہ قاہرہ، جلد۱، صفحہ۲۴۰ تا ۲۴۱/ المختصر من کتاب نشر النور و الزھر فی تراجم افاضل مکۃ، من القرن العاشر الی القرن الر ابع عشر، شیخ عبداللہ ابوالخیر مرداد شہید، اختصار وترتیب وتحقیق محمد سعید عامودی و احمد علی، طبع دوم ۱۴۰۶ھ مطابق ۱۹۸۶ء، عالم المعرفہ جدہ، صفحہ۴۷۵/ معجم مؤلفی مخطوطات مکتبۃ الحرم المکی الشریف ،عبداللہ معلمی مکی، طبع اول ۱۴۱۶ھ مطابق ۱۹۹۶ء، مکتبہ شاہ فہد ریاض، صفحہ۳۶۶/ ثبت نعیمی، صفحہ۱ تا ۵/ فھرس الفھارس ،جلد۱، صفحہ۴۶۷ تا ۴۶۸

۵......معجم المطبوعات العربیۃ، فی شبہ القارۃ الھندیۃ و الباکستانیۃ، منذ دخول المطبعۃ الیھا حتی عام ۱۹۸۰م، ڈاکٹر احمد خان، طبع اول ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۰۰۰ء، مکتبہ شاہ فہد ریاض، صفحہ۱۳۹، ۲۶۱

۶......شیخ احمد طحاوی (متوفی ۱۲۳۱ھ) کے حالات: الاعلام، جلد۱، صفحہ۲۰۶/ حدائق الحنفیہ، صفحہ۱۹۰ تا ۱۹۲

۷......شیخ شمس الدین تمر تاشی کے حالات: الاعلام، جلد۶، صفحہ۲۳۹ تا ۲۴۰/ حدائق الحنفیہ، صفحہ۴۱۷ تا ۴۱۸

۸......شیخ علاء الدین حصکفی کے حالات: الاعلام، جلد۶، صفحہ۲۹۴/ حدائق الحنفیہ، صفحہ۴۴۱ تا ۴۴۲

۹......سید احمد رافع طہطاوی کے حالات: الاعلام الشرقیۃ فی المائۃ الرابعۃ عشرۃ الھجریۃ ،زکی محمد مجاہد، طبع دوم ۱۹۹۴ء، دارالغرب الاسلامی بیروت، جلد۱، صفحہ۲۶۲ تا ۲۶۴/ الاعلام، جلد۱، صفحہ۱۲۴ تا ۱۲۵/ فھرس الفھارس ،جلد۲، صفحہ۶۰۵ تا ۶۰۶

۱۰......شیخ حسن قویسنی کے حالات: شیوخ الازھر ،عبدالمعز خطاب، طبع ۱۹۹۰ء، وزارت اطلاعات مصر، صفحہ۲۵/ فھرست المخطوطات ،فواد سید، طبع ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۹۶۲ء، مطبع دارالکتب مصریہ قاہرہ، جلد۲، صفحہ۴۱/ فھرس مخطوطات مکتبۃ مکۃ المکرمۃ ، پروفیسر

ڈاکٹر عبد الوہاب ابوسلیمان مکی وغیرہ، طبع اول ۱۴۱۸ھ مطابق ۱۹۹۷، مکتبہ شاہ فہد ریاض، صفحہ۳۳۷/نشر الدرر فی تذییل نظم الدرر فی تراجم علماء مکة من القرن الثالث عشر الی الرابع عشر ،شیخ عبداللہ بن محمد غازی ہندی مکی، مخطوط بخط مصنف کا عکس مخزونہ بہاء الدین زکریا لائبریری ضلع چکوال، صفحہ۱۰/نزھة الفکر فیما مضی من الحوادث و العبر فی تراجم رجال القرن الثانی عشر و الثالث عشر ،شیخ احمد بن محمد حضراوی مکی، تحقیق محمد مصری، طبع ۱۹۹۶ء، وزارت ثقافت دمشق، جلد۱، صفحہ۲۷۳ تا ۲۷۷/الاعلام، جلد۲، صفحہ۱۹۰/ فھرست المخطوطات ،مصطلح الحدیث ،جلد۱، صفحہ۲۴۳/معجم مؤلفی مخطوطات مکتبةالحرم المکی الشریف، صفحہ۴۱۶

۱۱......شیخ محمد ابن عرفہ دسوقی کے حالات: الاعلام، جلد۶، صفحہ۱۷/حلیة البشر ،جلد۳، صفحہ۱۲۶۲ تا ۱۲۶۴/عجائب الآثار ،جلد۴، صفحہ۳۶۴ تا ۳۶۶/فھرست المخطوطات ، جلد۱، صفحہ۱۶۳، ۱۷۹، ۲۳۸، ۲۵۰/فھرست المخطوطات ،مصطلح الحدیث ،جلد۱، صفحہ۹۵/فھرس مخطوطات مکتبة مکة المکرمة ،صفحہ۱۵۲، ۳۶۵/معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف، صفحہ۲۷۰/نشر الدرر ،صفحہ۱۰

۱۲......شیخ محمد فضالی کے حالات: الاعلام، جلد۶، صفحہ۱۵۵/فھرست المخطوطات ، جلد۱، صفحہ۴۱۵/معجم مولفی مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف ،صفحہ۳۹۷/ نشر الدرر ،صفحہ۱۰

۱۳......شیخ محمد امیر کبیر کے حالات: الاعلام، جلد۷، صفحہ۱۷/ثبت نعیمی ،صفحہ۲۵/حلیة البشر ،جلد۲، صفحہ۱۲۶۶ تا ۱۲۷۰/عجائب الآثار ،جلد۴، صفحہ۴۴۱ تا ۴۴۳/فھرس الفھارس، جلد۱، صفحہ۱۳۳ تا ۱۳۹، جلد۲، صفحہ۶۶۳ تا ۶۶۴/فھرست المخطوطات ،جلد۱، صفحہ۱۶۴، ۲۶۹، ۳۶۳، ۴۱۴، جلد۲، صفحہ۹۳، ۱۸۴/فھرست المخطوطات، مصطلح الحدیث، جلد۱، صفحہ۱۳۰، ۱۹۱، ۲۴۹/فھرس مخطوطات مکتبة مکة المکرمة ،صفحہ۳۹، ۹۴، ۱۱۰، ۱۲۶، ۱۶۶ تا ۱۶۷، ۱۹۰، ۱۹۳، ۲۲۹، ۲۴۳، ۲۶۸، ۳۴۰/معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف، صفحہ۱۶۹

۱۴......شیخ محمد امیر صغیر کے حالات: الاعلام، جلد۷، صفحہ۲۷/فھرس الفھارس ،جلد۳،

صفحہ۵۳/ فہرست المخطوطات، مصطلح الحدیث، جلد۱، صفحہ۲۲۴ تا ۲۲۵، ۲۹۱

۱۵......ثبت نعیمی، صفحہ۲۲

۱۶......البحوث السنیة عن بعض رجال اسانید الطریقة الخلوتیة، شیخ محمد زاہد کوثری، سن ومقام اشاعت درج نہیں، ۱۴۰۶ھ کے بعد شائع ہوئی، صفحہ۲۳ تا ۲۷

۱۷......البحوث السنیة، صفحہ۴۷/ شیوخ الازہر، صفحہ۱۶ تا ۲۳

۱۸......علماء دمشق و اعیانها فی القرن الثالث عشر الهجری، محمد مطیع الحافظ و نزار اباظہ، طبع اول ۱۴۱۲ھ، مطابق ۱۹۹۱ء، دار الفکر دمشق، جلد۲، صفحہ۵۵۴ تا ۵۶۲/ فتح القوی فی ذکر اسانید السید حسین الحبشی العلوی، شیخ عبداللہ بن محمد غازی ہندی مکی، طبع اول ۱۴۱۸ھ مطابق ۱۹۹۷ء، ناشر سید محمد بن ابوبکر بن احمد حبشی مکہ مکرمہ، صفحہ۲۳۱/ نزهة الفکر فی مناقب مو لا نا العارف با للّٰہ تعالی قطب زمانه و غوث اوانه الشیخ محمد الجسر، شیخ حسین بن محمد الجسر، طبع اول ۱۳۰۶ھ، مطبع ادبیہ بیروت، صفحہ۵۰ تا ۵۱/ البحوث السنیة، صفحہ۲۸ تا ۴۷/ عجائب الآثار، جلد۱، صفحہ۴۷۲

۱۹......شیخ قطب الدین ابہری کے حالات: البحوث السنیة، صفحہ۲۸

۲۰......البحوث السنیة، صفحہ۲۶، ۲۸

۲۱......سید یحیٰ شروانی کے حالات، البحوث السنیة، صفحہ۳۱ تا ۳۴

۲۲......شیخ محمد بہاء الدین ارزنجانی کے حالات: البحوث السنیة، صفحہ۳۵

۲۳......شیخ جمال خلیفہ چلپی کے حالات: البحوث السنیة، صفحہ۳۶ تا ۳۷

۲۴......شیخ خیر الدین توقادی کے حالات: البحوث السنیة، صفحہ۳۸ تا ۳۹

۲۵......شیخ شعبان قسطمونی کے حالات: البحوث السنیة، صفحہ۴۰ تا ۴۱

۲۶......شیخ محی الدین قسطمونی کے حالات: البحوث السنیة، صفحہ۴۲

۲۷......شیخ عمر فوادی کے حالات: البحوث السنیة، صفحہ۴۳

۲۸......شیخ اسمٰعیل چورومی کے حالات: البحوث السنیة، صفحہ۴۳/ عجائب الآثار، جلد۱، صفحہ۴۷۲

۲۹......شیخ علی قراباش ولی کے حالات: البحوث السنیة، صفحہ۴۴ تا ۴۵

۳۰......شیخ مصطفیٰ ادرنوی کے حالات: البحوث السنية، صفحہ ۴۶

۳۱......شیخ عبداللطیف حلبی کے حالات: سلک الدرر فی اعیان القرن الثانی عشر ، شیخ سید محمد خلیل مرادی، تحقیق اکرم حسن علبی، طبع اول ۱۴۲۲ھ مطابق ۲۰۰۱ء، دار صادر بیروت، جلد ۳، صفحہ ۱۳۷/ البحوث السنية، صفحہ ۴۷

۳۲......شیخ مصطفیٰ البکری کے حالات: الاعلام، جلد ۷، صفحہ ۲۳۹/ سلک الدرر، جلد ۴، صفحہ ۲۲۰ تا ۲۲۹/ عجائب الآثار، جلد ۱، صفحہ ۲۸۱ تا ۲۸۲/ فهرس الفهارس، جلد ۱، صفحہ ۲۲۳ تا ۲۲۴/ فهرس مخطوطات مكتبة مكة المكرمة، صفحہ ۲۷۳، ۲۸۷، ۳۰۵، ۳۰۶ تا ۳۰۹، ۳۱۳، ۴۲۸ تا ۴۲۹/ فهرست المخطوطات، جلد ۱، صفحہ ۲۷۹، ۳۳۱، جلد ۲، صفحہ ۱۵۰، ۱۶۷، جلد ۳، صفحہ ۷۰، ۱۳۴/ معجم مؤلفی مخطوطات مكتبة الحرم المكی الشريف، صفحہ ۲۰۳ تا ۲۰۴

۳۳......شیخ محمد حفناوی کے حالات: الاعلام، جلد ۶، صفحہ ۱۳۴ تا ۱۳۵/ سلک الدرر، جلد ۴، صفحہ ۶۱/ عجائب الآثار، جلد ۱، صفحہ ۴۶۰ تا ۴۸۲/ فهرس الفهارس، جلد ۱، صفحہ ۳۵۳ تا ۳۵۵/ فهرس مخطوطات مكتبة مكة المكرمة، صفحہ ۱۵۴/ فهرست المخطوطات، جلد ۱، صفحہ ۲۳۷، ۲۵۰، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۶۴، ۳۱۴، جلد ۲، صفحہ ۱۱، ۶۸، جلد ۳، صفحہ ۳۲/ فهرست المخطوطات، مصطلح الحديث، جلد ۱، صفحہ ۱۰۶ تا ۱۰۸، ۱۱۸ تا ۱۱۹، ۱۳۳ تا ۱۳۴، ۱۹۴، ۲۳۷ تا ۲۳۸، ۲۸۶/ معجم مؤلفی مخطوطات مكتبة الحرم المكی الشريف، صفحہ ۲۲۵

۳۴......شیخ احمد دردیر کے حالات: الاعلام، جلد ۱، صفحہ ۲۴۴/ حلية البشر، جلد ۱، صفحہ ۱۸۵ تا ۱۸۸/ عجائب الآثار، جلد ۲، صفحہ ۲۲۳ تا ۲۲۵/ فهرس الفهارس، جلد ۱، صفحہ ۳۹۳ تا ۳۹۴/ فهرس مخطوطات مكتبة مكة المكرمة، صفحہ ۹۱، ۱۷۸، ۲۶۴، ۳۱۰/ فهرست المخطوطات، جلد ۱، صفحہ ۹۹، جلد ۳، صفحہ ۶۳، ۹۵/ معجم مؤلفی مخطوطات مكتبة الحرم المكی الشريف، صفحہ ۲۶۹/ نزهة الفكر، جلد ۱، صفحہ ۱۲۸ تا ۱۳۲

۳۵......شیخ احمد صاوی کے حالات: الاعلام، جلد ۱، صفحہ ۲۴۶/ ثبت نعيمی، صفحہ ۶/ فهرس مخطوطات مكتبة مكة المكرمة، صفحہ ۲۸۹، ۳۵۹/ فهرست المخطوطات، جلد ۱، صفحہ ۲۴۱، جلد ۲، صفحہ ۸۷، ۶، ۱۷۶/ فهرست المخطوطات، مصطلح الحديث، جلد ۱، صفحہ ۳۲/ معجم مؤلفی مخطوطات مكتبة الحرم المكی الشريف، صفحہ ۳۴۹/ نزهة

الفکر، جلد۱، صفحہ۱۵۲ تا ۱۵۳/ نزھة الفکر فی مناقب مولانا محمد الجسر، صفحہ۳۰

۳۶......مختصر نشر النور، صفحہ۲۵۲، ۲۸۱ تا ۲۸۲

۳۷......شیخ قطب الدین نہروالی کے حالات: تاریخ مکة، احمد سباعی، طبع چہارم ۱۳۹۹ھ مطابق ۱۹۷۹ء، مطبوعات نادی مکة الثقافی مکه مکرمه، صفحہ۴۷۳/ التاریخ و المؤرخون بمکة، من القرن الثالث الهجری الی القرن الثالث عشر، ڈاکٹر محمد حبیب هیله، طبع اول ۱۹۹۴ء، الفرقان اسلامک ہریٹیج فاؤنڈیشن مکہ مکرمہ ولندن، صفحہ۲۴۲ تا ۲۵۳/ المکتبات الخاصة فی مکة المکرمة، ڈاکٹر عبداللطیف بن عبداللہ دہیش مکی، طبع اول ۱۴۰۸ھ مطابق ۱۹۸۸ء، مکتبة النهضة مکہ مکرمہ، صفحہ۱۴ تا ۱۷/ نزهة الخواطر، حکیم عبدالحیٔ ندوی وعلامہ علی ندوی، طبع اول ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۹۹۹ء، دار ابن حزم بیروت، صفحہ۴۰۵ تا ۴۰۶/ نظم الدرر فی اختصار نشر النور و الزهر فی تراجم افاضل مکة، شیخ عبداللہ بن محمد غازی ہندی مکی، مخطوط بخط مصنف کا عکس مخزونہ بہاء الدین زکریا لائبریری ضلع چکوال، صفحہ۱۴/ اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۴۷۷ تا ۵۷۷/ الاعلام، جلد۶، صفحہ۶ تا ۷/ تکملہ حدائق الحنفیه، صفحہ۵۲۲ تا ۵۲۵/ فهرس الفهارس، جلد۲، صفحہ۹۴۴ تا ۹۶۱/ فهرس مخطوطات مکتبة مکة المکرمة، صفحہ۴۵۷/ مختصر نشر النور، صفحہ۳۹۵ تا ۳۹۸/ معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف، صفحہ۴۹۷

۳۸......شیخ جار اللہ ظہیرہ مخزومی کے حالات: اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۱۰۹/ الاعلام، جلد۶، صفحہ۲۳۹، جلد۷، صفحہ۵۹ تا ۶۰/ التاریخ و المؤرخون بمکة، صفحہ۲۳۶ تا ۲۳۷/ حدائق الحنفیه، صفحہ۴۴۶/ مختصر نشر النور، صفحہ۱۵۱ تا ۱۵۲/ نظم الدرر، صفحہ۶ تا ۷

۳۹......شیخ عبدالکریم احمد آبادی مکی کے حالات: اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۷۷۲/ التاریخ و المؤرخون بمکة، صفحہ۲۶۵ تا ۲۶۷/ تکملہ حدائق الحنفیه، صفحہ۵۲۴ تا ۵۲۵/ مختصر نشر النور، صفحہ۲۸۰ تا ۲۸۳/ معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف، صفحہ۴۱۲/ نزهة الخواطر، صفحہ۵۷۳/ نظم الدرر، صفحہ۴۱ تا ۴۲

۴۰......شیخ اکمل الدین شہید کے حالات: اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۷۷۱/ التاریخ و المؤرخون بمکة، صفحہ۲۹۱/ مختصر نشر النور، صفحہ۱۳۲ تا ۱۳۳/ نظم الدرر، صفحہ۲۸

۴۱......شیخ عبدالرحمٰن مرشدی شہید کے حالات: اعلام المکیین ،جلد۲،صفحہ ۸۷۰تا ۸۷۱/ الاعلام،جلد۳،صفحہ۲۲۱/التاریخ و المؤرخون بمکة،صفحہ۳۰۶ تا ۳۰۷/مختصر نشر النور، صفحہ۲۵۰ تا ۲۵۵/معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف ،صفحہ۲۵۰/ نظم الدرر ،صفحہ۳۸ تا ۳۹

۴۲......شیخ حنیف الدین مرشدی کے حالات: اعلام المکیین ،جلد۲،صفحہ۸۶۸/ الاعلام ،جلد۲،صفحہ۲۸۷/التاریخ و المؤرخون بمکة ،صفحہ۳۳۸ تا ۳۴۱/مختصر نشر النور ،صفحہ۱۸۴تا۱۸۶/معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف ، صفحہ۲۵۰/نظم الدرر ،صفحہ۲۹ تا ۳۰

۴۳......شیخ محمد فروخ کے حالات: اعلام المکیین ،جلد۱،صفحہ۱۵۹ تا ۱۶۰،جلد۲،صفحہ۹۴۳ تا۹۴۴/التاریخ و المؤرخون بمکة ،صفحہ۳۳۳ تا ۳۳۴/فهرس مخطوطات مکتبة مکة المکرمة ،صفحہ۱۷۱،۲۲۲،۲۳۹،۲۴۹/مختصر نشر النور ،صفحہ۴۸۷تا۴۸۹/نظم الدرر ، صفحہ۵۸تا۵۹

۴۴......شیخ ابراہیم بیری کے حالات: معجم المطبوعات العربیة فی المملکة العربیة السعودیه ،علی جواد طاہر، طبع دوم ۱۴۱۸ھ مطابق ۱۹۹۹ء، دار الیمامہ ریاض، جلد۱،صفحہ۲۱۸/اعلام المکیین ،جلد۱،صفحہ۲۶ تا ۲۷/الاعلام ،جلد۱،صفحہ۳۶ تا ۳۷/التاریخ و المؤرخون بمکة ،صفحہ۳۶۲ تا ۳۶۴/حدائق الحنفیه ،صفحہ۴۴۴/مختصر نشر النور ، صفحہ۳۹ تا ۴۴/معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف،صفحہ۴۱ تا ۴۲/نظم الدرر ،صفحہ۲۰

۴۵......شیخ امام الدین مرشدی کے حالات: اعلام المکیین ،جلد۲،صفحہ۸۶۷/مختصر نشر النور ،صفحہ۱۳۳ تا ۱۳۴

۴۶......شیخ سید صادق بادشاہ کے حالات: اعلام المکیین ،جلد۱،صفحہ۲۵۳ تا ۲۵۴/ مختصر نشر النور ،صفحہ۲۱۱ تا ۲۱۲/معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف ،صفحہ۱۸۲/نظم الدرر ،صفحہ۳۵

۴۷......شیخ عبداللہ فروخ کے حالات: ماہ نامہ معارف رضا کراچی ،شمارہ فروری ۲۰۰۰ء،صفحہ

۹ تا۱۰/ اعلام المکیین ،جلد۲، صفحہ۸۲۶/مختصر نشر النور ،صفحہ۳۱۳ تا۳۱۴/نظم الدرر ،صفحہ۴۳ تا۴۴

۴۸......شیخ عبداللہ عتاقی زادہ کے حالات:اعلام المکیین ،جلد۱، صفحہ۴۶۵/مختصر نشر النور، صفحہ۳۰۸ تا۳۰۹/نزھة الفکر ،جلد۲، صفحہ۶۲/نظم الدرر، صفحہ۹۲ تا۹۳

۴۹......شیخ عبدالقادر بن ابوبکر صدیقی کے حالات:اعلام المکیین ،جلد۲، صفحہ۶۰۶ تا ۶۰۷/سلک الدرر ،جلد۳، صفحہ۵۶/فھرس الفھارس ،جلد۱، صفحہ۱۷۱/مختصر نشر النور ،صفحہ۲۶۴ تا۲۶۷/نزھة الفکر ،جلد۲، صفحہ۲۰۸ تا۲۰۹/نظم الدرر ،صفحہ۸۵ تا۸۸

۵۰......شیخ یحیٰ بن عبدالقادر صدیقی کے حالات:اعلام المکیین ،جلد۲، صفحہ۹۱۱/التاریخ و المؤرخون بمکة، صفحہ۳۹۰ تا۳۹۱/مختصر نشر النور، صفحہ۵۱۵ تا۵۱۶/نظم الدرر، صفحہ۱۰۸

۵۱......شیخ تاج الدین قلعی کے حالات:اعلام الحجاز فی القرن الرابع عشر للھجرة و بعض القرون الماضیة ،محمد علی مغربی، طبع اول ۱۴۱۰ھ مطابق ۱۹۹۰ء، مطبع المدنی قاہرہ، جلد۳، صفحہ۶۳ تا۶۴/اعلام المکیین ،جلد۲، صفحہ۷۶ تا۷۷/تاریخ مکہ، صفحہ۳۸۹ تا۳۹۰/حدائق الحنفیہ ،صفحہ۴۵۹ تا۴۶۰/فھرس الفھارس ،جلد۱، صفحہ۹۷ تا۹۸/مختصر نشر النور ،صفحہ۱۴۸ تا۱۴۹/معجم مؤلفی مخطوطات مکتبةالحرم المکی الشریف، صفحہ۴۱۳/نزھة الفکر ،جلد۱، صفحہ۲۴۳/نظم الدرر، صفحہ۷۸

۵۲......شیخ عبدالمنعم قلعی کے حالات:اعلام المکیین ،جلد۲، صفحہ۹۷۷/الاعلام، جلد۴، صفحہ۱۶۸/مختصر نشر النور، صفحہ۳۳۱/نظم الدرر، صفحہ۹۴

۵۳......شیخ علی بن عبدالقادر صدیقی کے حالات:اعلام المکیین ،جلد۲، صفحہ۹۰۹/مختصر نشر النور ،صفحہ۳۷۳/نزھةالفکر ،جلد۲، صفحہ۲۴۴

۵۴......شیخ عبدالقادر بن یحیٰ صدیقی کے حالات:اھل الحجاز بعبقھم التاریخی، حسن عبدالحی قزار، طبع اول ۱۴۱۵ھ مطابق ۱۹۹۴ء، مطابع المدینة جدہ، صفحہ۲۹۳/سیر و تراجم بعض علمائنا فی القرن الرابع عشر للھجرة ،عمر عبدالجبار، طبع سوم ۱۴۰۳ھ مطابق ۱۹۸۲ء، مکتبہ تہامہ جدہ، صفحہ۱۷۱/اعلام المکیین ،جلد۲، صفحہ۹۰۸/مختصر نشر النور ،صفحہ۲۷۵ تا۲۷۷/معجم المطبوعات العربیة فی المملکة، جلد۱، صفحہ۲۸۹/

معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف، صفحہ۳۵۲/نظم الدرر، صفحہ۸۸

۵۵......شیخ عبدالملک قلعی کے حالات: اعلام المکیین ،جلد۲، صفحہ۷۷۸/تاریخ مکة ، صفحہ۴۷۰/حدائق الحنفیه ،صفحہ۴۸۳/حلیة البشر ،جلد۲، صفحہ۱۰۴۴/سیر و تراجم، صفحہ۱۷۰/مختصر نشر النور ،صفحہ۳۲۹ تا ۳۳۰/معجم المطبوعات العربیة فی المملکة ،جلد۱، صفحہ۲۹۰/معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف، صفحہ۴۱۳/نزهة الفکر ،جلد۲، صفحہ۹۳ تا ۹۴/نظم الدرر ،صفحہ۱۳۶ تا ۱۳۷

۵۶......شیخ عمر عطار کے حالات: اعلام المکیین ،جلد۱، صفحہ۱۱۸ تا ۱۱۹/التاریخ و المؤرخون بمکة ،صفحہ۴۱۱ تا ۴۱۲/سیر و تراجم ،صفحہ۶۲ حاشیہ/فهرس الفهارس ،جلد۲، صفحہ۷۹۶ تا ۷۹۷/مختصر نشر النور ،صفحہ۳۷۸ تا ۳۸۰/نزهة الفکر ،جلد۲، صفحہ۳۰۲ تا ۳۰۳/نظم الدرر ،صفحہ۱۴۰ تا ۱۴۲

۵۷......شیخ عبد الحفیظ عجیمی کے حالات: مکہ مکرمہ کے عجمی علماء، عبد الحق انصاری، طبع اول ۱۴۲۴ھ/مطابق ۲۰۰۳ء، بہاءالدین زکریا لائبریری، ضلع چکوال، صفحہ۵۷ تا ۸۴

۵۸......شیخ سید عبداللہ میرغنی کے حالات: اهل الحجاز ،صفحہ۳۲۱ تا ۳۲۲/مختصر نشر النور ،صفحہ۳۲۲ تا ۳۲۳/نزهة الفکر ،جلد۲، صفحہ۹۴ تا ۹۵

۵۹......شیخ جمال کے حالات: اعلام المکیین ،جلد۱، صفحہ۶۸ تا ۶۹/الاعلام، جلد۲، صفحہ۱۳۴، ۱۳۵/التاریخ و المؤرخون بمکة ،صفحہ۴۲۰/مختصر نشر النور ،صفحہ۱۶۱ تا ۱۶۲/نزهة الفکر ،جلد۱، صفحہ۲۶۸ تا ۲۷۲/نظم الدرر ،صفحہ۱۱۸ تا ۱۱۹

۶۰......شیخ عبدالرحمٰن سراج کے حالات: سال نامہ معارف رضا کراچی، شمارہ ۱۴۱۹ھ مطابق ۱۹۹۸ء، صفحہ۱۶۵ تا ۱۸۱/اعلام الحجاز ،جلد۳، صفحہ۳۳۹ تا ۳۹۳/اعلام المکیین ،جلد۱، صفحہ۴۹۷ تا ۴۹۸/تاریخ مکه ،صفحہ۵۹۰/مختصر نشر الدرر ،صفحہ۲۴۳ تا ۲۴۴/معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف ،صفحہ۳۰۵/نزهة الفکر ،جلد۲، صفحہ۱۴۲ تا ۱۴۳/نظم الدرر ،صفحہ۱۸۳ تا ۱۸۴

۶۱......شیخ سید احمد میرغنی کے حالات: نشر المأثر فی من ادرکته من الاکابر ،شیخ عبدالستار دہلوی مکی، مخطوط بخط مصنف کا عکس مخزونہ بہاءالدین زکریا لائبریری ضلع چکوال، صفحہ۲۱/اعلام

المکیین، جلد۲، صفحہ۹۴۹/ مختصر نشر النور، صفحہ۱۱۸ تا۱۱۹/ نظم الدرر، صفحہ۱۶۳ تا ۱۶۴

۶۲ ...... شیخ عباس صدیق کے حالات: اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۶۷/ اھل الحجاز، صفحہ۲۸۰/ سیر و تراجم، صفحہ۱۷۳/ فھرس الفھارس، جلد۲، صفحہ۶۸۶/ مختصر نشر النور، صفحہ۲۲۸/ معجم مؤلفی مخطوطات مکتبہ الحرم المکی الشریف، صفحہ۳۵۲/ نشر المأثر، صفحہ۶ تا۱۱/ نظم الدرر، صفحہ۱۸۵ تا۱۸۶

۶۳ ...... شیخ عبداللہ صدیق کے حالات: الملفوظ، مولانا احمد رضا خان بریلوی، مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی، جلد۲، صفحہ۱۳۷ تا۱۳۸/ اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۷۷/ سیر و تراجم، صفحہ۱۴۳/ مختصر نشر النور، صفحہ۳۰۴ تا۳۰۵/ نشر المأثر، صفحہ۱۱/ نظم الدرر، صفحہ۱۹۸ تا۱۹۹

۶۴ ...... شیخ محمد صالح کمال کے حالات: سال نامہ معارف رضا، ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۹۹۹ء، صفحہ۱۹۵ تا ۱۹۶/ تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، محمد صادق قصوری و پروفیسر مجید اللہ قادری، طبع ۱۴۱۳ھ مطابق ۱۹۹۲ء، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی، صفحہ۹۲ تا۱۰۱/ اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۸۰۷ تا۸۰۸/ اھل الحجاز، صفحہ۲۸۲/ تاریخ مکۃ، صفحہ۵۹۰/ سیر و تراجم، صفحہ۲۳۳ تا ۲۳۵/ فھرس مخطوطات مکتبۃ مکۃ المکرمۃ، صفحہ۱۷۵/ مختصر نشر النور، صفحہ۲۱۹/ الملفوظ، جلد۲، صفحہ۱۲۷/ نظم الدرر، صفحہ۱۸۲ تا۱۸۳

۶۵ ...... شیخ عبداللہ سراج کے حالات: معارف رضا، شمارہ ۱۴۱۹ھ مطابق ۱۹۹۸ء، صفحہ۱۷۱ تا ۱۸۱/ شمارہ ۱۴۲۳ھ مطابق ۲۰۰۲ء، صفحہ۱۶۷/ اعلام الحجاز، جلد۳، صفحہ۳۷۴ تا ۳۹۳/ اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۴۹۹ تا ۵۰۰/ تاریخ مکۃ، صفحہ۵۹۰/ نشر الدرر، صفحہ۴۷

۶۶ ...... گورنر سید محمد عون (متوفی ۱۲۷۴ھ/ ۱۸۵۸ء) کے حالات: الاعلام، جلد۶، صفحہ۲۴۷ تا۲۴۸/ تاریخ مکۃ، صفحہ۵۱۸ تا۵۳۱

۶۷ ...... سید عبداللہ بن عقیل بعد ازاں ۱۲۷۱ھ کو "شیخ السادۃ العلویۃ" کے منصب پر تعینات ہوئے۔

۶۸ ...... شیخ عبداللہ مرداد کے حالات: معارف رضا، شمارہ ۲۰۰۰ء، صفحہ۶۱ تا ۶۲/ اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۸۵۷/ مختصر نشر النور، صفحہ۳۱۹ تا۳۲۱/ نظم الدرر، صفحہ۱۳۳ تا ۱۳۴

۶۹ ...... شیخ عبداللہ مرداد کے فرزند شیخ احمد ابوالخیر مرداد نے ۱۳۲۴ھ کو فاضل بریلوی کی دو

تصنیفات پر تقاریظ لکھیں۔

۷۰.....تاریخ امراء المدینة المنورة، عارف احمد عبد الغنی، طبع اول ۱۴۱۷ھ مطابق ۱۹۹۶ء، دار کنان دمشق، صفحہ ۴۱۵/ تاریخ مکة، صفحہ ۵۳۰

۷۱.....شیخ سید احمد دحلان کے حالات: ماہنامہ العرب، ریاض، شمارہ مئی ۱۹۷۱ء، صفحہ ۸۶۴ تا ۸۶۸/ سالنامہ معارف رضا، شمارہ ۱۴۱۹ھ مطابق ۱۹۹۸ء، صفحہ ۱۷۷ تا ۱۷۸/ رجال من مکة المکرمة، زہیر محمد جمیل کتبی، طبع ۱۴۱۲ھ مطابق ۱۹۹۲ء، دار الفنون جدہ، جلد ۳، صفحہ ۱۸۸ تا ۱۹۶/ اعلام المکیین، جلد ۱، صفحہ ۵۹/ الاعلام، جلد ۱، صفحہ ۱۲۹/ الاعلام الشرقیة، جلد ۱، صفحہ ۲۶۵ تا ۲۶۶/ تاریخ مکة، صفحہ ۵۸۷/ حلیة البشر، جلد ۱، صفحہ ۱۸۱ تا ۱۸۳/ فہرس الفہارس، جلد ۱، صفحہ ۳۹۰ تا ۳۹۲/ فہرس مخطوطات مکتبة مکة المکرمة، صفحہ ۴۳، ۷۹، ۷۰ تا ۸۰، ۹۴، ۱۵۵، ۲۵۰، ۲۷۶، ۳۶۴، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۸۱/ معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف، صفحہ ۶۸، ۳۱۲/ نشر المأثر، صفحہ ۱۰ تا ۱۱، ۴۸/ نزہة الفکر، جلد ۱، صفحہ ۱۸۶ تا ۱۹۰/ نظم الدرر، صفحہ ۱۵۹ تا ۱۶۰

۷۲.....شیخ حسن دجانی کے حالات: حلیة البشر، جلد ۱، صفحہ ۵۲۱ تا ۵۲۵/ نزہة الفکر، جلد ۱، صفحہ ۲۹۰ تا ۲۹۱، جلد ۲، صفحہ ۱۷۶/ نزہة الفکر فی مناقب مولانا محمد الجسر، صفحہ ۶۰، ۱۶۱

۷۳.....شیخ حسن طیب کے حالات: اعلام المکیین، جلد ۲، صفحہ ۶۴۵ تا ۶۴۶/ سیر و تراجم، صفحہ ۱۰۱ حاشیہ/ مختصر نشر النور، صفحہ ۱۶۶ تا ۱۶۷/ نظم الدرر، صفحہ ۱۷۴

۷۴.....شیخ حسین دجانی کے حالات: الاعلام، جلد ۲، صفحہ ۲۳۹/ حلیة البشر، جلد ۱، صفحہ ۵۳۷ تا ۵۴۴/ نزہة الفکر فی مناقب مولانا محمد الجسر، صفحہ ۵۷، ۱۶۷، ۱۸۵، ۲۴۳ تا ۲۴۴

۷۵.....شیخ حسین منقارہ کے حالات: فہرس الفہارس، جلد ۲، صفحہ ۹۳۴/ فہرست المخطوطات، جلد ۱، صفحہ ۱۳۴/ فہرست المخطوطات، مصطلح الحدیث، جلد ۱، صفحہ ۴۸

۷۶.....شیخ سلیمان عتیبی کے حالات: اعلام المکیین، جلد ۲، صفحہ ۶۵۸/ مختصر نشر النور، صفحہ ۲۰۸/ نظم الدرر، صفحہ ۱۲۳

۷۷.....شیخ عبد الرحمٰن جمال کے حالات: اعلام المکیین، جلد ۱، صفحہ ۳۴۲ تا ۳۴۴/ مختصر نشر النور، صفحہ ۲۴۰ تا ۲۴۱/ نظم الدرر، صفحہ ۱۲۹

۷۸......شیخ سید عبدالرحمٰن ابو حسین کے حالات: الدلیل المشیر، صفحہ۳۸۳ تا ۳۹۴/سیر و تراجم، صفحہ۲۴۰ تا ۲۴۳/مختصر نشر النور، صفحہ۲۰۲ تا ۲۰۳/نظم الدرر، صفحہ۲۱۱ تا ۲۱۲

۷۹......شیخ عبدالقادر ابو ریاح کے حالات: حلیة البشر، جلد۱، صفحہ۱۷ تا ۲۷/نزهة الفکر، جلد۲، صفحہ۲۰۹ تا ۲۱۰/نزهة الفکر فی مناقب مولانا محمد الجسر، صفحہ۳۶، ۶۰، ۱۶۱، ۱۸۸، ۲۰۴ تا ۲۰۸

۸۰......فهرس الفهارس، جلد۱، صفحہ۱۵۷، ۴۸۱/جلد۲، صفحہ۷۵۳

۸۱......شیخ محمد الجسر کے حالات: جامع کرامات اولیاء، شیخ یوسف بن اسماعیل نبھانی، اردو ترجمہ پروفیسر سید ذاکر حسین شاہ چشتی سیالوی، طبع ۱۹۹۹ء، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، جلد۱، صفحہ۸۸۷ تا ۸۹۲/الاعلام، جلد۷، صفحہ۱۰۰/نزهة الفکر فی مناقب مولانا العارف باللّٰه تعالیٰ قطب زمانه و غوث اوانه الشیخ محمد الجسر، کل صفحات ۲۷۱

۸۲......سید محمد طیب نیفر کے حالات: اتحاف الاخوان باختصار مطمح الوجدان فی اسانید الشیخ عمر حمدان، شیخ محمد یاسین فادانی، طبع دوم ۱۴۰۶ھ مطابق ۱۹۸۵ء، دارالبصائر دمشق، صفحہ۴۷/الاعلام، جلد۷، صفحہ۹۷/فهرس الفهارس، جلد۱، صفحہ۱۳۵

۸۳......علامہ سید علاء الدین عابدین کے حالات: تاریخ علماء دمشق فی القرن الرابع عشر الهجری، محمد مطیع الحافظ ونزار اباظہ، طبع اول ۱۴۰۶ھ، مطابق ۱۹۸۶ء، دارالفکر دمشق، جلد۱، صفحہ۶۳ تا ۶۷/الاعلام، جلد۶، صفحہ۲۷۰، جلد۷، صفحہ۷۵/الاعلام الشرقیة، جلد۲، صفحہ۴۸۱ تا ۴۸۲/حلیة البشر، جلد۳، صفحہ۱۳۳۵ تا ۱۳۳۷

۸۴......شیخ محمد کنانی کے حالات: اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۸۱۱ تا ۸۱۲/مختصر نشر النور، صفحہ۴۷۸ تا ۴۷۹/نظم الدرر، صفحہ۲۰۵

۸۵......شیخ محمد علی وتری کے حالات: معجم الشیوخ، المدهش المطرب، شیخ عبدالحفیظ فاسی، طبع ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۹۳۱ء، مطبع وطنیہ فاس مراکش، جلد۲، صفحہ۱۲۱ تا ۱۲۶/معجم الموضوعات المطروقة، فی التألیف الاسلامی و بیان ما الف فیها، شیخ عبداللہ بن محمد حبشی یمنی، طبع ۲۰۰۰ء، کلچرل فاؤنڈیشن ابوظبی، جلد۲، صفحہ۱۳۵۸/اتحاف الاخوان، صفحہ۲۳ تا ۲۴/الاعلام، جلد۶، صفحہ۳۰۱/الاعلام الشرقیة، جلد۲، صفحہ۹۱۹/الدلیل المشیر، صفحہ۴۲۳ تا

۴۲۵/فهرس الفهارس ،جلد۱،صفحہ۱۰۶تا۱۱۰/معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف،صفحہ۵۰۶

۸۶......شیخ ابوالنصر خطیب کے حالات:تاریخ علماء دمشق ،جلد۱،صفحہ۲۲۲تا۲۲۵/ تذکرۂ اکابر اہل سنت، مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری، طبع دوم ۲۰۰۰ء، فرید بک سٹال لاہور، صفحہ۴۵۲/ تذکرۂ حضرت محدث دکن، ڈاکٹر محمد عبدالستار خان نقشبندی قادری، طبع اول ۱۴۱۹ھ مطابق ۱۹۹۸ء، الممتاز پبلی کیشنز لاہور، صفحہ۵۰۵/نموذج من الاعمال الخیریة ،محمد منیر عبدہ آغا، طبع دوم ۱۴۰۹ھ مطابق ۱۹۸۸ء، مکتبہ امام شافعی ریاض، صفحہ۴۳۹تا۴۴۰/اتحاف الاخوان ،صفحہ۴۳تا۴۴/الاعلام، جلد۶،صفحہ۲۱۳/الاعلام الشرقیة ،جلد۲،صفحہ۴۳۰/ حلیة البشر ،جلد۱،صفحہ۱۰۰تا۱۰۱/الدلیل المشیر ،صفحہ۴۱۳تا۴۱۶/فهرس الفهارس ،جلد۱،صفحہ۱۶۲ تا۱۶۳،۳۱۵تا۳۱۶

۸۷......شیخ محمد نور جبرتی کے حالات:اعلام المکیین ،جلد۱،صفحہ۳۳۶/مختصر نشر النور ،صفحہ۴۱۶/نظم الدرر ،صفحہ۱۵۰تا۱۵۱

۸۸......حدائق الحنفیه،صفحہ۴۸۶

۸۹......معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف،صفحہ۴۲۱

۹۰......نزهة الفکر ،جلد۱،صفحہ۳۲۰

۹۱......نزهة الفکر ،جلد۱،صفحہ۲۹۵

۹۲......نزهة الفکر ،جلد۱،صفحہ۱۷۵

۹۳......نزهة الفکر ،جلد۱صفحہ۱۷۷

۹۴...... نزهة الفکر ،جلد۱،صفحہ۱۷۹تا۱۸۰

۹۵......نزهة الفکر فی مناقب مولانا محمد الجسر، صفحہ۳۱

۹۶......ثبت نعیمی، صفحہ۱

۹۷......نزهة الفکر ،جلد۱،صفحہ۲۹۹

۹۸......اعلام المکیین ،جلد۲،صفحہ۷۹۲/اهل الحجاز ،صفحہ۳۱۸/مختصر نشر النور ،صفحہ۴۷۵تا۴۷۶

۹۹......فہرس الفہارس، جلد۱، صفحہ۱۳۵

۱۰۰......فہرس الفہارس، جلد۱، صفحہ۴۸۱

۱۰۱......نثر الدرر، صفحہ۱۰

۱۰۲......اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۹۲ ۷/اھل الحجاز، صفحہ۳۱۸/سیر و تراجم، صفحہ۲۴۰ حاشیہ/فہرس الفہارس، جلد۱، صفحہ۴۸۱/مختصر نشر النور، صفحہ۴۷۵ تا ۴۷۶/نثر الدرر، صفحہ۱۰/نزھة الفکر، جلد۱، صفحہ۲۷۰/نزھة الفکر فی مناقب مولانا محمد الجسر، صفحہ۳۰ تا ۳۷، ۵۳ تا ۵۴

۱۰۳......اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۹۲ ۷/اھل الحجاز، صفحہ۳۱۸/مختصر نشر النور، صفحہ۴۷۵

۱۰۴......نزھة الفکر فی مناقب مولانا محمد الجسر، صفحہ۳۴، ۳۵

۱۰۵......سیر و تراجم، صفحہ۲۴۰ حاشیہ

۱۰۶......شیخ سید عبداللہ کوچک کے حالات: اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۸۱۴/ثبت نعیمی، صفحہ۲۰/فہرس الفہارس، جلد۳، صفحہ۱۱۱/مختصر نشر النور، صفحہ۳۱۶ تا ۳۱۷/نظم الدرر، صفحہ۱۳۵

۱۰۷......گورنر سید عبداللہ عون (متوفی ۱۲۹۴ھ/ ۱۸۷۷ء) کے حالات: الاعلام، جلد۴، صفحہ۱۳۲/تاریخ مکہ، صفحہ۵۳۶ تا ۵۳۹

۱۰۸......شیخ ابوبکر البکری کے حالات: اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۴۶۶/مختصر نشر النور، صفحہ۱۴۲ تا ۱۴۳/نظم الدرر، صفحہ۱۶۹ تا ۱۷۰

۱۰۹......شیخ حسن عرب سندھی کے حالات: اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۶۷۳/مختصر نشر النور، صفحہ۱۷۳ تا ۱۷۴/نزھة الفکر، جلد۱، صفحہ۳۱۵/نظم الدرر، صفحہ۱۷۴

۱۱۰......شیخ عبدالحمید فردوس کے حالات: اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۷۲۳ تا ۷۲۴/سیر و تراجم، صفحہ۱۵۴ تا ۱۵۶/مختصر نشر النور، صفحہ۲۳۶/نظم الدرر، صفحہ۱۹۳ تا ۱۹۴

۱۱۱......الدلیل المشیر، صفحہ۳۸۶

۱۱۲......نثر المأثر، صفحہ۱۵

۱۱۳......نشر المأثر، صفحہ۱۴

۱۱۴......اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۹۳ ۷/تاریخ مکة، صفحہ۵۸۵/سیر و تراجم، صفحہ۲۴۰حاشیہ/مختصر نشر النور، صفحہ۴۷۶ تا۴۷۷/نظم الدرر، صفحہ۱۴۸

۱۱۵......سیر و تراجم، صفحہ۲۴۰حاشیہ/مختصر نشر النور، صفحہ۴۷۷/نشر الدرر، صفحہ۵، ۸ضمیمہ

۱۱۶......گورنر سید حسین بن علی (متوفی ۱۳۵۰ھ/۱۹۳۱ء) جنہوں نے بعدازاں مملکت ہاشمیہ حجاز کی بنیاد رکھی اوراس کے اولیں بادشاہ ہوئے، ان کے حالات: الاعـــــلام، جلد۲، صفحہ۲۴۹ تا ۲۵۰/الاعلام الشرقیة، جلد۱، صفحہ۲۲ تا ۲۳/تاریخ مکة، صفحہ۵۶۰ تا۵۶۱، ۵۹۷تا۶۷۹

۱۱۷......مختصر نشر النور، صفحہ۴۷۸/نظم الدرر، صفحہ۲۱۱

۱۱۸......علامہ سید احمد مرزوقی کے حالات: ماہ نامہ نورالحبیب، بصیر پور، شمارہ اگست، ستمبر ۱۹۹۳ء، میلادالنبی نمبر، صفحہ۹۷، ۱۰۵، ۱۰۶تا۱۰۶/اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۸۶۱/الاعلام، جلد۱، صفحہ۲۴۷/التاریخ و المؤرخون بمکة، صفحہ۴۱۹/محتصر نشر النور، صفحہ۱۱۳تا۱۱۴/نزهة الفکر، جلد۱، صفحہ۸۶ تا۸۷/نظم الدرر، صفحہ۱۱۳تا۱۱۴

۱۱۹......علامہ سید محمد مرزوقی کے حالات: اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۸۶۲تا۸۶۳/الاعلام، جلد۶، صفحہ۱۲۹/مختصر نشر النور، صفحہ۴۸۱/نظم الدرر، صفحہ۱۴۵

۱۲۰......شیخ سید محمد قاوقجی کے حالات: الاعلام، جلد۶، صفحہ۱۱۸/الاعلام الشرقیة، جلد۲، صفحہ۵۸۴تا۵۸۸/جامع کرامات اولیاء، جلد۱، صفحہ۹۰۰ تا۹۰۱/فهرس الفهارس، جلد۱، صفحہ۱۰۴تا۱۰۶/فهرست المخطوطات، جلد۱، صفحہ۱۰۲/فهرست المخطوطات، مصطلح الحدیث، جلد۱، صفحہ۲۰۳ تا۲۰۴/معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف، صفحہ۴۰۳/نظم الدرر، صفحہ۲۰۸ تا۲۰۹

۱۲۱......ثبت نعیمی، صفحہ۱، ۶، ۲۵

۱۲۲......شجرہ نوریہ، مرتب کا نام وسن اشاعت درج نہیں، تاہم طبع جدید، فقیہ اعظم پبلی کیشنز بصیر پور (اوکاڑا)، صفحہ۱۸، ۲۱، ۲۶، ۳۳/ثبت نعیمی، صفحہ۲۶

۱۲۳......ثبت نعیمی، صفحہ۲۶

۱۲۴......شجرہ نوریہ، صفحہ۱۵تا۳۴

۱۲۵......نشر الدرر، صفحہ ۴، ۶

۱۲۶......محسن اہل سنت، احوال و آثار علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری، محمد عبد الستار طاہر، طبع اول ۱۴۱۹ھ مطابق ۱۹۹۹ء، رضا دار الاشاعت لاہور، صفحہ ۵۲

۱۲۷......شیخ عبد الستار دہلوی کے حالات: تشنیف الاسماع بشیوخ الاجازة و السماع، شیخ محمود سعید ممدوح شافعی، طبع اول، سن تصنیف ۱۴۰۳، مطبع شباب قاہرہ، صفحہ ۳۰۳ تا ۳۰۷/العلماء و الادباء الوراقون فی الحجاز فی القرن الرابع عشر الهجری، ڈاکٹر عبد الوہاب بن ابراہیم ابو سلیمان، طبع اول ۱۴۲۳ھ، مطابق ۲۰۰۲ء، طائف آرٹ کلب طائف، صفحہ ۱۰۲ تا ۱۱۷/من تاریخنا، محمد سعید عامودی، طبع سوم ۱۴۰۱ھ مطابق ۱۹۸۱ء، دار الاصالۃ ریاض، صفحہ ۲۰۱ تا ۲۱۱/نشر القلم فی تاریخ مکتبة الحرم، محمد بن عبد اللہ باجودہ، طبع ۱۴۲۳ھ مطابق ۲۰۰۲ء، صفحہ ۱۱۰ تا ۱۱۲/اعلام المکیین، جلد ۱، صفحہ ۴۳۸ تا ۴۴۰/الاعلام، جلد ۳، صفحہ ۳۵۴/الاعلام الشرقية، جلد ۲، صفحہ ۹۰۶ تا ۹۰۷/سیر و تراجم، صفحہ ۱۹۶ تا ۱۹۹/معجم المطبوطات العربية فی المملكة، جلد ۲، صفحہ ۷۶۵ تا ۷۶۶/معجم مؤلفی مخطوطات مكتبة الحرم المكی الشريف، صفحہ ۲۷۶/المكتبات الخاصة فی مكة المكرمة، صفحہ ۲۳/نشر الدرر، صفحہ ۴۰/نشر المأثر، صفحہ ۱۴ تا ۱۵، ۴۵، ۶۹

۱۲۸......شیخ سید محمد علی کتبی کے حالات: من رجال الشوریٰ فی المملكة العربية السعودية، عبد الرحمٰن بن علی زہرانی، طبع دوم ۱۴۲۲ھ مطابق ۲۰۰۱ء مطبع ہلا ریاض، صفحہ ۱۴۸ تا ۱۴۹/اعلام المکیین، جلد ۲، صفحہ ۷۹۱ تا ۷۹۲

۱۲۹......تذکرہ علماء اہل سنت، علامہ محمود احمد کانپوری، طبع دوم ۱۹۹۲ء، سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ فیصل آباد، صفحہ ۲۵۲/الفیض الرحمانی باجازة فضیلة الشیخ محمد تقی العثمانی، شیخ محمد یاسین فادانی مکی، طبع اول ۱۴۰۶ھ مطابق ۱۹۸۶ء، دار البشائر الاسلامیۃ بیروت، صفحہ ۸۴/تذکرہ خلفاء اعلیٰ حضرت، صفحہ ۳۳۳/ثبت نعیمی، صفحہ ۱، ۶، ۲۴، ۲۵، ۲۶/شجرہ نوریہ، صفحہ ۱۸، ۲۲، ۲۶، ۳۳، ۷۰

۱۳۰......شیخ سید محمد مرزوقی ابو حسین کے حالات: اعلام المکیین، جلد ۲، صفحہ ۸۶۳ تا ۸۶۴/اہل الحجاز، صفحہ ۲۸۳ تا ۲۸۴/تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، صفحہ ۸۰ تا ۸۳/تشنیف

الاسماع ،صفحہ۵۰۷تا۵۰۸/ الدلیل المشیر ،صفحہ۳۸۳تا۳۸۸/سیر و تراجم ،صفحہ۲۴۰تا ۲۴۳/مختصر نشر النور ،صفحہ۴۰۲تا۴۰۳/ معارف رضا،شمارہ۱۹۹۹ء،صفحہ۱۹۷/ نظم الدرر ،صفحہ۲۱۱تا۲۱۲

۱۳۱......اعلام المکیین ،جلد۲،صفحہ۹۴۷/سیر و تراجم ،صفحہ۱۹۶،۲۴۰حاشیہ/مختصر نشر النور ،صفحہ۴۷۷تا۴۷۸/نشر الدرر ،صفحہ۴،۶ضمیمہ/نشر المأثر ،صفحہ۴۵،۶۹/نظم الدرر ،صفحہ۲۱۱

۱۳۲......گورنر سید علی پاشا(متوفی ۱۳۶۰ھ/۱۹۴۱ء) کے حالات :الاعلام،جلد۴، صفحہ۳۰۹/تاریخ مکة،صفحہ۵۵۷تا۵۶۰

۱۳۳......مختصر نشر النور،صفحہ۴۷۸/نظم الدرر،صفحہ۲۱۱

۱۳۴......ماہ نامہ اعلیٰ حضرت، بریلی ،شمارہ اکتوبر،نومبر ۱۹۹۰ء، مفتیِ اعظم ہند نمبر،صفحہ۷۸/ تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت،صفحہ۲۸۷

۱۳۵......شیخ امت اللہ کے حالات :تشنیف الاسماع ،صفحہ۱۰۱تا۱۰۲/معجم مئولفی مخطوطات مکتبہ الحرم المکی الشریف،صفحہ۲۷۷

۱۳۶......شیخ عبدالقادر شلبی طرابلسی کے حالات :اعلام من ارض النبوة ،انس یعقوب کتبی مدنی، طبع اول ۱۴۱۴ھ مطابق ۱۹۹۳ء، مطبع دارالبلاد جدہ، جلد۱، صفحہ۱۳۹ تا ۱۴۸/ ماہ نامہ ضیائے حرم،لاہور،شمارہ اپریل ۲۰۰۳ء،صفحہ۴۹/ الاعلام،جلد۴،صفحہ۳۸/تشنیف الاسماع، صفحہ۳۱۷تا۳۱۸/الدلیل المشیر ،صفحہ۱۸۴تا۱۸۹

۱۳۷......شیخ عمر بن حمدان کے حالات :اتحاف ذوی العرفان ببعض اسانید عمر حمدان ،شیخ عمر حمدان،طبع ۱۳۶۷ھ مطابق ۱۹۴۸ء، مطبع الاقتصاد مکہ مکرمہ ،کل صفحات ۱۰/سل النصال للنضال بالاشیاخ و اھل الکمال، فھرست الشیوخ، شیخ عبد السلام بن عبد القادر سودہ،طبع اول ۱۴۱۷ھ مطابق ۱۹۹۷ء،دار الغرب الاسلامی بیروت، صفحہ۱۳۷/ موسوعة اعلام المغرب ،پروفیسر محمد حجی مراکشی ،طبع اول ۱۴۱۷ھ مطابق ۱۹۹۶ء،دار الغرب الاسلامی بیروت،جلد۹،صفحہ۳۲۴۳/اتحاف الاخوان ،کل صفحات ۷۲/اعلام المکیین ، جلد۱،صفحہ۳۸تا۳۹/اعلام من ارض النبوة ،جلد۱،صفحہ۱۶۹تا۱۸۲/تذکرۂ خلفائے اعلیٰ حضرت،صفحہ۷۰تا۷۵/تشنیف الاسماع ،صفحہ۴۲۶تا۴۳۲/الدلیل المشیر ،صفحہ۳۱۰تا

۳۲۷/سیر و تراجم، صفحہ۲۰۴ تا ۲۰۷/نثر الدرر، صفحہ۴۵

۱۳۸......شیخ محمد حبیب اللہ شنقیطی کے حالات: الاعلام، جلد ۶، صفحہ ۷۹/الاعلام الشرقیة، جلد۱، صفحہ۳۷۴ تا ۳۷۵/تشنیف الاسماع، صفحہ۱۵۵ تا ۱۵۸/الدلیل المشیر، صفحہ۲۷ تا ۸۳/فہرس الفہارس، جلد۱، صفحہ۵۳ تا ۵۵

۱۳۹......شیخ زکی برزنجی کے حالات: طیبة و ذکریات الاحبة، احمد امین صالح مرشد، طبع دوم ۱۴۱۴ھ مطابق ۱۹۹۳ء، مطبع دار البلاد جدہ، جلد۱، صفحہ ۶۸ تا ۶۹/اعلام من ارض النبوة، جلد۱، صفحہ۱۰۵ تا ۱۱۹/تشنیف الاسماع، صفحہ۲۲۷ تا ۲۲۹/الدلیل المشیر، صفحہ۱۰۲ تا ۱۰۶

۱۴۰......مولانا عبد الباقی لکھنوی کے حالات: علماء العرب فی شبه القارة الهندية، شیخ یونس بن ابرہیم سامرائی، طبع اول ۱۹۸۶ء، وزارت اوقاف عراق، صفحہ۵۷۷/اعلام من ارض النبوة، جلد۱، صفحہ۱۹۷ تا ۲۰۳/تذکرہ علماء اہل سنت، صفحہ۱۷۲/الدلیل المشیر، صفحہ۱۱۸ تا ۱۴۷/معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف، صفحہ۴۳۶

۱۴۱......شیخ سید عبد الحیٔ کتانی کے حالات: ماہ نامہ المقتطف قاہرہ، شمارہ اپریل ۱۹۳۳ء، صفحہ۴۸۲ تا ۴۸۶/الاعلام، جلد ۶، صفحہ۱۸۷/تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، صفحہ۱۰۲ تا ۱۱۱/تشنیف الاسماع، صفحہ۲۷۸ تا ۲۸۴/الدلیل المشیر، صفحہ۱۴۸ تا ۱۷۵/فہرس الفہارس، جلد۱، صفحہ۵ تا ۴۴/الملفوظ، جلد۲، صفحہ۱۲۹/موسوعة اعلام المغرب، جلد۹، صفحہ۳۳۷۱

۱۴۲......شیخ محمد عربی تبانی کے حالات: ماہ نامہ العرب، ریاض، شمارہ اپریل مئی ۱۹۸۰ء، صفحہ۸۵۰ تا ۸۵۲/اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۶۷۴ تا ۶۷۵/تشنیف الاسماع، صفحہ۳۷۱ تا ۳۷۵/نثر الدرر، صفحہ۷۱ تا ۷۳

۱۴۳......ماہ نامہ اعلیٰ حضرت، بریلی، شمارہ اکتوبر، نومبر ۱۹۹۰ء، صفحہ۸۷/تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، صفحہ۲۸۷/تذکرہ علماء اہل سنت، صفحہ۲۲۴

۱۴۴......شیخ سالم شاطری کے حالات: امداد الفتاح باسانید و مرویات الشیخ عبد الفتاح، شیخ محمد بن عبد اللہ الرشید، طبع اول ۱۴۱۹ھ مطابق ۱۹۹۹، مکتبہ امام شافعی ریاض، صفحہ۴۴، حاشیہ

۱۴۵......شیخ عبد الفتاح راوہ کے حالات: المصاعد الراوية الى الاسانيد و الكتب و المتون المرضية و سیر و تراجم، عبد الفتاح راوہ، طبع اول ۱۴۰۴ھ، مطبع دار ممفیس قاہرہ،

کل صفحات ۴۶/ ماہ نامہ العرب، ریاض، شمارہ نومبر ۱۹۷۳ء، صفحہ ۲۸۶ تا ۲۸۷/ امداد الفتاح، صفحہ ۵۶ حاشیہ/ معجم المطبوعات العربية فى المملكة، جلد ۲، صفحہ ۸۱۵ تا ۸۱۷

۱۴۶......شیخ عبدالفتاح ابوغدہ کے حالات: الشذ الفواح فى اخبار سيدى الشيخ عبد الفتاح، ابو غدة رحمة الله تعالىٰ، شیخ محمود سعید ممدوح شافعی، طبع اول ۱۴۱۹ھ مطابق ۱۹۹۸ء، دار الامام الترمذی، کل صفحات ۲۴۵/ امداد الفتاح، کل صفحات ۶۸۸/ تذکرۃ حضرت محدث دکن، صفحہ ۳۴۲ تا ۳۴۵

۱۴۷......ڈاکٹر عبدالوہاب کے حالات: مجلة الاحكام الشرعية، شیخ احمد بن عبداللہ قاری، تحقیق ڈاکٹر عبدالوہاب ابراہیم ابوسلیمان و ڈاکٹر محمد ابراہیم احمد علی، طبع اول ۱۴۰۱ھ مطابق ۱۹۸۱ء مکتبہ تھامہ جدہ، صفحہ ۶۷۸/ مكتبة مكة المكرمة، ڈاکٹر عبدالوہاب ابراہیم ابوسلیمان، طبع اول ۱۴۱۶ھ مطابق ۱۹۹۵ء، شاہ فہد قومی کتب خانہ ریاض، صفحہ آخر/ امداد الفتاح، حاشیہ صفحہ ۷۶/ العلماء و الادباء الوراقون، صفحہ ۲۳۸ تا ۲۴۲

۱۴۸......شیخ سید محمد بن علوی مالکی کے حالات: المالكى عالم الحجاز، زہیر محمد جمیل کتبی، طبع اول ۱۴۱۴ھ مطابق ۱۹۹۴ء، مطابع الاہرام قاہرہ، کل صفحات ۴۰۷/ نشر الرياحين فى تاريخ البلد الامين، تراجم مؤرخى مكة و جغرافيها على مر العصور، کرنل عاتق بن غیث البلادی، طبع اول ۱۴۱۵ھ مطابق ۱۹۹۴ء، دار مکۃ للنشر مکہ مکرمہ، جلد ۲، صفحہ ۶۶۹ تا ۶۷۲/ اهل الحجاز، صفحہ ۲۸۹ تا ۲۹۱/ تذکرہ حضرت محدث دکن، صفحہ ۳۰۱ تا ۳۰۲

۱۴۹......اجازة، شیخ محمد تیسیر مخزومی، ناشر کا نام و سنِ اشاعت مذکور نہیں، طبع جدید، کل صفحات ۱۸/ الجواهر الغالية فى الاسانيد العالية، مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری، طبع ۱۴۲۳ھ، مطابق ۲۰۰۲ء، ناشر ممتاز احمد سدیدی ازہری، صفحہ ۳

۱۵۰......شیخ محمد یاسین فادانی کے حالات: اتمام الاعلام ذيل لكتاب الاعلام لخير الدين الزركلى، ڈاکٹر نزار اباظہ و شیخ محمد ریاض مالح، طبع اول ۱۹۹۹ء، دار صادر بیروت، صفحہ ۲۷۵ تا ۲۷۶/ تتمة الاعلام، محمد خیر رمضان یوسف، طبع اول ۱۴۱۸ھ مطابق ۱۹۹۸ء، دار ابن حزم بیروت، جلد ۲، صفحہ ۱۵۵ تا ۱۵۸/ من اعلام القرن الرابع عشر و الخامس عشر، ابراہیم بن عبداللہ حازمی، طبع اول ۱۴۱۶ھ مطابق ۱۹۹۵ء، دار الشریف ریاض، جلد ۱، صفحہ ۱۶۹ تا

۱۷۴/تشنیف الاسماع ،صفحہ۸تا۱۲/الفیض الرحمانی ،صفحہ۸۹تا۱۰۰،بقلم بسام عبد الوهاب جابی دمشقی

۱۵۱......تذکرہ علماء اہل سنت،صفحہ۱۵،۱۰۷تا۱۰۸

۱۵۲......معجم المطبوعات العربية فی المملكة،جلد۲،صفحہ۸۱۷

۱۵۳......مجموع ثلاث رسائل ،شیخ محمد عربی بن تبانی کی تین تصنیفات کا مجموعہ،جس کے صفحہ۹۱ تا۱۴۰پر ''اعتقاد اهل القرآن نزول المسيح ابن مريم عليه السلام آخر الزمان ''مطبوع ہے،سن اشاعت درج نہیں،مطبع محمد ہاشم کتبی دمشق

۱۵۴......اتحاف ذوی النجابة بما فی القرآن و السنة من فضائل الصحابة ، شیخ محمد عربی بن تبانی،طبع اول ۱۳۶۸ھ مطابق ۱۹۴۹ء، مطبع مصطفیٰ بابی حلبی قاہرہ،صفحہ۳تا۷/اس کا ایک ایڈیشن ۱۴۰۵ھ مطابق ۱۹۸۵ء میں شائع ہوا،جس پر مطبع و ناشر کا نام درج نہیں اور اس میں سید محمد امین کبتی کی قلم بند کردہ تقدیم وقصیدہ شامل نہیں۔

۱۵۵......اجازة،شیخ سید محمد امین کبتی ،مخطوط بخط مصنف کا عکس،تحریر۲۶ذوالحجۃ۱۳۸۰ھ،کل صفحات۲/اجازة مخزومی ،صفحہ۱۲/امداد الفتاح ،صفحہ۲۴۸/تاريخ مكة ،صفحہ۵۸۵/تتمة الاعلام،جلد۲،صفحہ۴۶/المصاعد الراوية،صفحہ۱۹

❋❋❋❋

جانشینِ حضرت فقیہ اعظم

صاحبزادہ مفتی محمد محبّ اللہ نوری زید مجدہ

کی ایمان افروز نگارشات

تصانیف

- گستاخِ رسول کا شرعی حکم
- رحمۃ للعالمین ﷺ کا پیغام امن
- ظہور نور
- میلاد النبی --- صاحب میلاد کی کرم نوازیاں
- افضلیت مدینہ منورہ
- اسلام اور تصوف
- مخزن صدق وصفا --- سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- باب مدینۃ العلم --- مرتضیٰ مشکل کشا، مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم
- حبّ اہل بیت
- ورفعنا لك ذكرك کا ہے سایہ تجھ پر ---
(غوث الوریٰ بحیثیت مظہر مصطفیٰ)
- سلطان الہند خواجہ خواجگان معین الدین چشتی اجمیری علیہ الرحمۃ
- شہنشاہِ ولایت حضرت گنج شکر علیہ الرحمۃ
- وقت کی قدر کیجئے
- فقیہ اعظم --- پیکر شفقت
- حضرت فقیہ اعظم کے استاذ مکرم مفتی اعظم سیدی ابوالبرکات اپنے مکاتیب کے آئینے میں
- چندروز مصر میں (سفر نامہ مصر)
- سفر محبت (حصہ اول) ---- بصیر پور شریف سے بغداد معلیٰ تک

ترتیب وتدوین

فتاویٰ نوریہ (جلد اول، دوم ترتیب نو-- جلد سوم تا ششم تدوین وتبویب)
- خطبات نوریہ • سترہ تقریریں • میلاد النبی ﷺ • میلادِ مصطفیٰ ﷺ

تراجم

- افضلیت مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء عقل ونقل کے پیمانے میں (امام رازی)
- قرعہ مبارکہ (فال نامہ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ)
- بشائر الخیرات (سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرتب کردہ مجموعہ درود وسلام)

فقیہ اعظم پبلی کیشنز
دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور (اوکاڑا)